Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 56

شمارہ 8

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

3 صفر 1428 ہجری 22 تبلیغ 1386 ہش 22 فروری 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 17 فروری 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے قرآن و حدیث اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کا تذکرہ فرمایا ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

لن تنالوا البرّ حتی تنفقوا مما تحبون و ما تنفقوا من شئ فان اللہ بہ علیم۔ (ال عمران:93)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حوالے سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اے آدم کے بیٹے تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر، میرے پاس رکھا گیا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا''۔ (طبرانی)

☆......حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے، اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال کی محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498)

ایک مومن کی یہی شان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کیونکہ یہی صفت مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہے

یاد رکھو فیض رحیمیت اس شخص پر مترتب ہوتا ہے جو ایمان کے ساتھ اطاعت بجا لاتا ہے اور اطاعت اس وقت اطاعت ہوگی جب ہر قسم کے اعمال صالحہ بجا لانے والا ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 فروری 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 فروری 2007 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے پر اپنی رحمت کے جلوے دکھانے کے مختلف طریقے ہیں کبھی بخشش طلب کرنے والوں کیلئے اپنی رحمت کے دروازے کھولتے ہوئے ان کی بخشش کے سامان پیدا کرتا ہے انہیں کبھی نیکیوں کی توفیق دیتا ہے، کبھی اپنے بندے کو یہ احساس دلاتا ہے کہ تمہارا میری رحمت کو طلب کرنا بھی میری مہربانی سے ہے۔ اگر میرا فضل نہ ہوتا تو میری رحمت کا تم کو خیال بھی نہ آتا۔ اور چونکہ یہ ایمان لانے والوں کا شیوہ ہے کہ ان کو یہ احساس کرتے ہوئے جھکنا چاہئے کہ کتنے انعامات و احسانات سے اللہ نے نوازا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ میرے فضلوں کو سمیٹنے کیلئے مجھے پکارتے رہو۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو تمہیں نیکیاں کرنے کی طرف مائل رکھے گی۔

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پوپ صاحب کے جواب میں!

((12-آخری))

گزشتہ گفتگو میں ہم بائیبل کی عام حالات کی تعلیم اور جنگوں کے زمانہ کی تعلیم بیان کر چکے ہیں جس کی روشنی میں اہلِ بائیبل، غیر یہودیوں یا غیر عیسائیوں سے سلوک کرتے ہیں، اور جس کے نتیجہ میں ان کو اہل دنیا کو نابود کر دینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بات صرف تعلیم کی حد تک نہیں ہے بلکہ اہلِ بائیبل نے اس پر گزشتہ صدیوں میں عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔ وہ تعلیم جس پر عمل کے نتیجہ میں گزشتہ صدیوں میں ہی نہیں آج بھی اہلِ دنیا کے دل خوف سے کانپ رہے ہیں۔ یہ تو ہم نہیں جانتے کہ تاریخ دانوں نے کس طرح اپنے سینوں میں پتھر رکھ کر ان تاریخوں کو رقم کیا ہوگا۔ لیکن آج کے دَور میں بھی اہلِ بائیبل کے دل دہلا دینے والے مظالم سے دُنیا حیران و پریشان ہے۔

پہلی تین صدیوں تک تو ابتدائی عیسائی سخت پریشان رہے اور یہودی مظالم کا شکار رہے جنہوں نے عہد نامہ قدیم کی اُن پانچ کتابوں کی روشنی میں، جن کو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کہا جاتا ہے اور جس کے حوالے ہم گزشتہ مضامین میں پیش کر آئے ہیں، عیسائیوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے۔ ان پر پتھر برسائے، ان کو زندہ جلا دیا، ان کو زہر پلا کر مارا اور ان پر ظلم و ستم کے ایسے ایسے طریقے ایجاد کئے جن کو پڑھکر اور سن کر انسانیت شرمندہ ہوتی ہے۔ ایک طریقہ جو مذہب کے نام پر ایجاد کیا گیا وہ یہ تھا کہ کئی روز کے بھوکے شیروں کو پنجروں میں بند کر کے ابتدائی عیسائیوں کو اُن بھوکے شیروں کے پنجروں میں ڈال دیا جاتا تھا اور پھر جو ظلم و ستم مذہب کے نام پر جی ہاں بائیبل کے نام پر ہوتا تھا اسے دیکھ کر وہ یہودی جو بھیڑ کی شکل میں وہاں کھڑے ہوتے تھے ناچتے قہقہے لگاتے اور تالیاں بجاتے تھے اور بھوکے شیر اُن معصوموں پر حملے کرتے نوچتے تھے اور آن کی آن میں ان بھوکے، لاغر، خوف کے مارے ہوئے اور معصوم و بے زبان انسانوں کی ہڈیاں تک بھی چبا جاتے تھے۔ وہ چیختے آہیں بھرتے، گریہ و زاری کرتے لیکن کوئی یہودی ان کی ایک نہ سنتا۔

جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے انہیں اپنی کمزوری کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تو اپنے مخالفین سے جنگ کرنے کی توفیق نہیں ملی اسی طرح یسوع مسیح اور ان کے حواریوں کے وہ اخلاق تو ظاہر نہیں ہو سکے جو جنگوں کے نتیجہ میں ظاہر ہونے تھے۔ اگر ہوتے بھی تو ہمیں یقین ہے ویسے ہی ہوتے جیسی تعلیم بائیبل میں دی گئی ہے اور جس کے نمونے عیسائی تاریخ میں ہمیں بعد کے زمانہ میں نظر آتے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب عیسائیوں کو غلبہ نصیب ہوا ہے تو پھر انہوں نے بھی نرمی کی سب تعلیم کو جس کا درس عام حالات میں عیسائی پادری آج تک دیتے ہیں بالائے طاق رکھ کر یہودیوں سے خوب انتقام لیا ہے۔ صلیبی جنگیں جو اس ملینیم کے آغاز پر 1005 کے قریب شروع ہوئی ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ ان جنگوں کی شروعات سے قبل صرف کامیابی حاصل کرنے کیلئے اور ردّ بلا کے طور پر فرانس میں ہزاروں یہودیوں کا قتل عام کیا گیا اور دراصل یہ ان مظالم کے جواب میں انتقامانہ کاروائی تھی جو ایک زمانہ میں یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ابتدائی عیسائیوں پر ڈھائے تھے اور پھر اسی کے بعد تو یورپ میں عیسائیوں کا ایک دستور ہی بن گیا تھا کہ یہودیوں کو جانوروں کی طرح صدقہ کے طور پر قتل کر دیا جاتا تھا۔

چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں 1347ء سے 1352ء تک یورپ میں طاعون کی شدید وبا پھوٹی جسے *Black Death* کا نام دیا گیا تھا۔ یہ وبا چین کی طرف سے آئی تھی اور پھر وہاں سے تمام مشرقی یورپ میں پھیلی تھی عیسائیوں نے اس وبا کو یہودیوں کی نحوست قرار دیتے ہوئے ردّ بلا کے طور پر بے شمار یہودیوں کو نہ صرف قتل کر دیا تھا بلکہ ان کو گھروں سمیت زندہ جلا دیا تھا۔ پھر یہودیوں کے خلاف تیسری بڑی مذہبی دہشت گردی کی کاروائی جرمنی میں کی گئی جبکہ چھ ملین یہودی گیس چیمبرز میں مار دیئے گئے۔ عیسائیوں کا یہ عمل بتاتا ہے کہ وہ دو ہزار سال سے بائیبل کی اُسی شریعت پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں، اگرچہ منہ سے کہنے کو پادری صاحبان نرمی اور عفو اور ایک گال پر تھپڑ مارنے والے کو دوسرا گال بھی پیش کر دینے کی اور ایک کوس بیگار لے جانے والے کے ساتھ دو کوس بیگار چلے جانے کی تعلیم دیتے تو ہیں، لیکن دو ہزار سال میں انہوں نے کبھی بھی اس پر عمل نہیں کیا ہے، اور اگر عمل کیا ہے تو صرف اور صرف موسوی شریعت کی اُس تعلیم پر جس میں مخالفین کو مارنے، سنگسار کرنے اور آگ کے عذاب سے جلا ڈالنے، ان کا مال لوٹ لینے، عورتوں اور بچوں کو قتل کر دینے کی تعلیم دی گئی ہے۔

آج کے دَور میں امریکہ اور یورپ کے دیگر ممالک غیروں کے متعلق جو نظریے رکھتے ہیں وہ دراصل بائیبل کی اسی انتقامانہ تعلیم کے موافق ہے۔ توسیع پسندی کے پیش نظر آج عراق پر بھی حملہ کیا گیا ہے اور دنیا کے دیگر ممالک پر بھی حملوں کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ آج انصاف پسند دُنیا اچھی طرح معلوم کر چکی ہے کہ امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کی عراق کو نیست نابود کر دینے کی تعلیم بائیبل کی دی گئی جہاد کی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

اس مقام پر ایک انصاف پسند سخت حیرت میں پڑ جاتا ہے، جب وہ عام حالات میں انسانوں سے دشمنی کی اور مذہبی آزادی کے خلاف دی گئی بائیبل کی تعلیم کو دیکھتا ہے۔ جنگوں کی حالت میں بائیبل میں جو بہیمانہ و وحشیانہ احکامات دیئے گئے ہیں ان کے ہوتے ہوئے عیسائی پادری اور یہودی علماء کس طرح قرآن مجید کی پاک تعلیم کے خلاف منہ کھولتے ہیں اور مسلمان بجائے اُن کو اُن کا شیشہ دکھانے کے زیادہ تر صرف اور صرف مدافعانہ رنگ میں بات کر کے رہ جاتے ہیں بلکہ اکثر ان میں سے ایسے بھی ہیں جو بائیبل کی ظالمانہ تعلیمات کا عکس دکھانے کی بجائے فوراً یہ مان لیتے ہیں کہ ہاں اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے اور جو اعتراضات تم اسلام کے خلاف داغ رہے ہو اسلام واقعی اس کے عین مطابق ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم گہری نظر سے بائیبل کا مطالعہ کریں تب ہی ہم کو معلوم ہو سکے گا کہ عیسائی پادری اور یہودی علماء جو قرآن مجید پر ناپاک الزامات لگاتے ہیں اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہودہ اتہامات لگاتے ہیں ان کے اپنے گھر کی حالت کیا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ بائیبل کے ان احکامات کو دنیا کے سامنے عام کیا جائے۔

لیکن عام مسلمان ایسا نہیں کر سکتے یہ کام آج کے دَور میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی سرانجام دے سکتی ہے ورنہ باقی لوگ تو ان کے اعتراضات کو اپنے گھروں میں جگہ دیتے ہیں اور خود ہی تسلیم کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ اسلام جبر و تشدد کا مذہب ہے۔ لہذا مسلمان بھائیوں سے ہماری درخواست ہے کہ اگر اسلام کو سیکھنا ہے تو اس مامور زمانہ سے سیکھیں جسے آج ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیا ہے۔ اگر سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اُسوہ کو دیکھنا ہے تو اس مامور کی آنکھوں سے دیکھو اور اس کی زبان سے سنو۔ پس آج اسلام کو سیکھنے، پرکھنے اور سمجھنے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے ورنہ دیگر فرقوں کے علماء نے اسرائیلیات کے زیر اثر اسلام کو ایک تشدد پسند مذہب کی شکل میں دنیا میں پیش کیا ہے ایسے مسلم علماء کو اسلام کی تعلیم سے کیا سروکار؟ اسلام کی تو وہی تعلیم ہے جو قرآن مجید نے پیش کی ہے یا ان احادیث کی شکل میں ہے جو قرآن مجید کے مطابق ہیں اور ان فرمودات کی شکل میں ہے جو اس دَور میں مامور ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہے۔ ہم نے اس مضمون میں ایسے ہی حوالہ جات پیش کئے ہیں جو تمام یہود و نصاریٰ کے نزدیک مسلمہ ہیں یعنی جو کچھ بھی پیش کیا ہے وہ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید سے ہی پیش کیا ہے۔ لہذا یہود و نصاریٰ کے علماء کو بھی چاہئے کہ وہ بھی جواباً اگر کوئی حوالہ پیش کرنا چاہتے ہیں تو صرف قرآن مجید سے ہی پیش کریں۔

بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ آج کے دَور میں یورپ میں ایک فیشن ہو گیا ہے کہ مذہبی آزادی کے نام پر مذہبی پیشواؤں، اُن کی مقدس کتب کو نشانہ توہین و استہزاء بنایا جاتا ہے اور احتجاج کرنے والوں کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ مذہبی آزادی کے خلاف بات کر رہے ہیں۔ چنانچہ پوپ صاحب کی اس تقریر پر جب مسلمانوں نے اعتراض کیا اور احتجاج کئے تو اسے آزادیٔ رائے اور ضمیر کے خلاف قرار دیا گیا لیکن ان کا اپنا پیمانہ یہ ہے کہ اگر ان کی مرضی اور عقیدہ کے خلاف کوئی بات ان کے اپنے ملکوں میں شائع ہو تو جی بھر کر اس کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال ڈان براؤن کا ایک ناول *The Davinci Code* (ڈاونکی کوڈ) جب فلمی شکل میں 19 مئی 2006ء کو ریلیز ہوا تو مسیحی دنیا میں ایک زلزلہ برپا ہو گیا اور کیتھولک فرقہ نے اس فلم کا بائیکاٹ کیا اور اس پر روک لگانے پر زور دیا۔ بات یہ ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے مسیحی مذہب کی بنیادیں ہلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ناول میں بتایا گیا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی ایک معتقدہ مریم مگدلینی سے شادی کی اور اس سے ان کے ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی اور بتایا جاتا ہے کہ فرانس کے ایک شاہی خاندان کا شجرہ نسب اس لڑکی سے جا ملتا ہے۔ ناول میں ذکر ہے کہ رومن کیتھولک نے اس راز کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ مسیحی پادری کہتے ہیں کہ یہ ناول اور یہ فلم یسوع مسیح کی بشریت ثابت کرتے ہیں، اس لئے یہ کسی طرح بھی قابل برداشت نہیں ہے۔ یورپین ممالک کے پادریوں اور عیسائیوں کے بھاری دباؤ کی وجہ سے بھارت و پاکستان میں بھی اس فلم پر پابندی لگانے کی آوازیں گونجی تھیں لیکن بھارت میں اس پر اس پابندی کے ساتھ فلم کو دکھایا گیا کہ اس کے نیچے *FICTION* لفظ لکھ دیا جائے۔

بہر کیف جو بھی ہو آپ کو بھی آزادیٔ ضمیر اور آزادی رائے کیلئے آوازیں اٹھانے والوں کے ہر جگہ دو چہرے نظر آئیں گے۔ دوسروں کیلئے ان کے نزدیک آزادیٔ رائے کا مطلب اور ہے اور اپنے لئے آزادیٔ رائے کا مطلب اور ہے۔ یہی وہ دجّالیت ہے جس کی خبر آج سے چودہ سو سال قبل سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ یاد رکھو جب دجال آ گیا ہے تو پھر اس مسیح و مہدی کو بھی تلاش کرو یقیناً وہ بھی آچکا ہے جو دجال کا توڑ ہے اور جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب وہ مسیح محمدی آئے گا تو دجال کے باطل عقائد کو پاش پاش کر دے گا۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوپ صاحب کے مفتریات کے جواب میں 15 ستمبر 2006ء کو ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا جو بدر کی 12 اکتوبر 2006ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیے

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے جس نے اسلام کا دفاع کرنا ہے، اللہ کے بندوں کو اللہ کے حضور جھکنے والا بنانا ہے، محبتیں بکھیرنی ہیں اور اسلام کی صحیح اور خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانی ہے۔ انشاء اللہ

ہماری مسجدوں کے میناروں سے اللہ تعالیٰ کے نور کی کرنیں پھیلنی چاہئیں

نئے سال میں برلن میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ برلن میں اسلام احمدیت کی تاریخ کے حوالہ سے مختلف امور کا تذکرہ

(مسجدوں کو آباد کرنے والے مومنین کی علامات کا قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے پر معارف تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 29 ر دسمبر 2006ء بمطابق 29 ر فتح 1385 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح ،فرینکفورٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس دفعہ مَیں اس موسم میں امیر صاحب کے کہنے پر، جماعت جرمنی کی دعوت پر اس لئے آیا ہوں کہ امیر صاحب کی خواہش تھی کہ جو مساجد سال میں تعمیر ہوئی ہیں ان کا افتتاح ہو جائے۔ وہ ایک مہینہ پہلے مجھے بلانا چاہتے تھے لیکن مَیں نے یہ دسمبر کا آخر رکھا تھا اور بعض مساجد کا سنگ بنیاد بھی رکھنا ہے۔ ان سے یا یہ کہنا چاہئے کہ جماعت جرمنی سے وعدہ تو میرا یہ تھا کہ ہر سال پانچ مساجد بنائیں گے تو افتتاح کیلئے آؤں گا۔ لیکن ابھی تک اس سال کی جو بنائی گئی ہیں، جن کا افتتاح ہونا ہے صرف تین ہیں۔ تو ان مساجد کیلئے افتتاح کے لئے آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مَیں اب آپ سے تین پر راضی ہو گیا ہوں کہ چلو کچھ تو ہاتھ آیا۔ میرا زیادہ مقصد اور خواہش جو مجھے یہاں لائی ہے وہ برلن کی مسجد کا سنگ بنیاد ہے۔ کیونکہ یہاں مسجد تعمیر کرنا بھی جماعت کیلئے ایک چیلنج ہے۔ آج کل کے حالات کے لحاظ سے بھی اور تاریخی اعتبار سے بھی اس جگہ کی خاص اہمیت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو برلن میں مسجد بنانے کی بڑی خواہش تھی اس کے لئے چندہ بھی جمع کیا گیا جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں لیکن حالات کی وجہ سے پھر وہ رقم لندن، بیت الفضل کی تعمیر میں خرچ کر دی گئی۔

برلن کی مسجد کیلئے جیسا کہ پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں عورتوں نے چندہ جمع کیا تھا اور بڑی قربانی کر کے انہوں نے چندہ جمع کیا تھا۔ لجنہ نے اس زمانہ میں ہندوستان میں یا صرف قادیان میں، زیادہ تو قادیان میں کہنا چاہئے ہوتی تھیں، تقریباً ایک لاکھ روپیہ جمع کیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کیا جو اس وقت کے لحاظ سے ایک بہت بڑی رقم تھی، بڑی خطیر رقم تھی اور زیادہ تر قادیان کی غریب عورتوں کی قربانی تھی جس کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کسی نے مرغی پالی ہوئی ہے تو بعض مرغی لے کے آ جاتی تھیں۔ کوئی انڈے بیچنے والی ہے تو انڈے لے کر آ گئی۔ کسی کے گھر میں بکری ہے تو وہ بکری لے کر آ گئی۔ کسی کے گھر میں کچھ نہیں ہے تو گھر کے جو برتن تھے تو وہی لے کر آ گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ تحریک جو کی تھی میرا خیال ہے کہ یہی تحریک تھی۔ فرماتے ہیں کہ مَیں نے جو تحریک کی تو عورتوں میں اس قدر جوش تھا کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ سب کچھ گھر کا سامان جو ہے وہ دے دیں۔ ایک عورت نے اپنا سارا زیور جو تھا سارا چندے میں دے دیا۔ اور گھر آئی اور کہنے لگی کہ اب میرا دل چاہتا ہے کہ (غریب سی عورت تھی معمولی زیور تھا) کہ اب مَیں گھر کے برتن بھی دے آؤں۔ اس کے خاوند نے کہا کہ تمہارا جو زیور تم نے دے دیا ہے کافی ہے۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ اس وقت میرا اتنا جوش ہے کہ میرا اگر بس چلے تو تمہیں بھی بیچ کے دے آؤں۔ تو گو کہ جواب صحیح نہیں ہے لیکن یہ اس جوش کو ظاہر کرتا ہے جو قربانی کیلئے عورتوں میں تھا۔ حیرت ہوتی تھی اس وقت کی عورتوں کی قربانی دیکھ کر اور آج کل جو آپ اس وقت کے حالات کے مقابلے میں بہت بہتر حالات میں ہیں تو کہنا چاہئے انتہائی امیرانہ حالت میں رہ رہے ہیں۔ فرق بڑا واضح نظر آتا ہے۔ آپ لوگ آج شاید وہ معیار پیش نہ کر سکیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے جو ان لوگوں نے کئے تھے۔

کچھ عرصہ ہوا آپ کے صدر صاحب انصار اللہ نے مجھے لکھا کہ انصار اللہ نے 100 مساجد کیلئے وعدہ کیا ہوا ہے۔ پانچ لاکھ یا جتنا بھی تھا۔ جو مَیں نے ٹارگٹ دیا تھا ساروں کو اور فلاں فلاں اخراجات ہو گئے ہیں اس لئے مرکز ہمیں اتنے عرصہ کے لئے کچھ قرض دے دے تا کہ انصار اللہ اپنا وعدہ پورا کر سکے۔ تو مَیں نے ان کو جواب دیا تھا کہ بالکل اس کی امید نہ رکھیں۔ یہ گندی عادت جو آپ ڈالنا چاہتے ہیں اپنے آپ کو اور پھر ایک آپ کو جو یہ گندی عادت پڑے گی تو باقی تنظیموں کو بھی پڑے گی۔ اس کو مَیں نہیں ہونے دوں گا خود ہمت کریں، خود رقم جمع کریں۔ انہوں نے وعدہ پورا کیا یا نہیں کیا مجھے نہیں پتہ لیکن بہرحال انکار ہو گیا تھا۔ تو میں نے سوچا تھا کہ اگر انہوں نے زیادہ زور دیا یا کسی اور تنظیم نے لکھا تو پھر مَیں ان کو یہی جواب دوں گا کہ اب مَیں پاکستانی احمدیوں سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے ان امیر بھائی بہنوں کی مدد کریں کیونکہ یہ ہمت ہار رہے ہیں۔ اور کچھ تھوڑا بہت جوڑ کر آنہ دو آنے چندہ جمع کریں اور ان لوگوں کو بھجوا دیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میرا انصار اللہ کو جو جواب تھا وہ کافی اثر کر گیا اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آپ لوگ خود اپنے پاؤں پہ ساری تنظیمیں کھڑی ہوں گی۔

تو بہرحال میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس مسجد کی جو برلن میں مسجد انشاء اللہ شروع ہو گی۔ میرے نزدیک یہ بڑی اہمیت کی حامل ہے جس کو تقریباً 86 سال بعد حالات ٹھیک ہونے پر ہم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آج جرمنی کو پھر ایک کر کے، دونوں جرمنی جو مغربی اور مشرقی جرمنی تھے ایک کر کے، دیوار برلن گرا کر ایسے حالات پیدا فرمائے ہیں کہ ہم وہاں مسجد بنانے کی خواہش کی تکمیل کرنے لگے ہیں انشاء اللہ۔ اس لئے ایک تو یہ ہے کہ فوری حالات ابھی سازگار ہیں فوری فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تعمیر شروع ہو جائے گی اور جلدی ختم بھی ہو جائے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ 2 جنوری 2007 کو وہاں سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ آپ بھی اور یہاں ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے حالات ٹھیک رکھے اور یہ سنگ بنیاد رکھا بھی جائے اور مسجد کی تکمیل بھی ہو جائے۔ حکومتی اداروں کی طرف سے اللہ کے فضل سے اجازت مل چکی ہے۔ لیکن مقامی لوگوں میں ایک طبقہ ایسا ہے جن کو نیشنلسٹ کہتے ہیں، جو شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ چند ماہ پہلے جو علاقے کی کونسل کے لیڈرز نے سب کو اکٹھا کیا تھا کہ اس معاملے کو سلجھایا جائے تو ان لوگوں نے میٹنگ نہیں ہونے دی تھی اور اتنی شدید مخالفت کی تھی کہ ہمارے لوگ مشکل سے وہاں سے بچ کر واپس آ سکے تھے۔ تو اس لحاظ سے بہت دعا کی ضرورت ہے۔ گزشتہ مہینے کی بات ہے کہ آپ کے امیر صاحب جب لندن میں مجھے ملے تھے اور بڑے پریشان تھے اور کوئی فیصلہ نہیں کر سک رہے تھے کہ مسجد کی بنیاد میں رکھوں یا کس طرح رکھی جائے یا کیا کیا جائے، جماعت بھی فیصلہ نہیں کر رہی تھی۔ تو مَیں نے انہیں کہا انشاء اللہ تعالیٰ مَیں سنگ بنیاد رکھوں گا اور یہ کوئی بات نہیں کہ حالات کی وجہ سے بنیاد رکھنے کے لئے نہ جاؤں۔ مَیں نے امیر صاحب سے کہا کہ انشاء اللہ جائیں گے اور اللہ مدد فرمائے گا۔ یہ سر پھروں کا جو گروہ ہے وہ ہمارے ساتھ زیادہ سے زیادہ کیا کر لے گا، چند

ایک پتھر پھینک دے گا۔ تو یہ چیزیں ہمارے راستے میں روک نہیں بننی چاہئے۔ تو امیر صاحب نے مزاقاً کہا کہ جرمن پتھر نہیں پھینکتے، ٹماٹر مارتے ہیں۔ تو بہر حال جو بھی ہو انتظامیہ کچھ فکر مند ہے۔ لیکن اگر نیک مقصد کیلئے اللہ کا گھر بنانے کیلئے اس کی عبادت کرنے کیلئے اور اس کی عبادت کرنے والے پیدا کرنے کیلئے اور اسلام کا محبت اور امن کا پیغام پہنچانے کیلئے اگر ہم اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے عجز سے دعائیں مانگتے ہوئے کہ وہ قادر توانا ہے۔ جس نے ہمیں ہر آن آفات ومشکلات سے بچایا ہے مدد فرمائے اور ہم اس نیک کام کو انجام دیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔

جرمن قوم عمومی طور پر اتنی سخت نہیں ہے جتنا کہ وہاں اظہار ہو رہا ہے۔ برلن میں جیسا اظہار کیا جا رہا ہے ایک تو نیشنلسٹ ہیں وہ قوم پرست جو ہیں ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ اور مشرقی جرمنی میں ایک لمبے عرصے کے حالاتِ کی وجہ سے ایک خاص ردّ عمل ہے۔ وہ لوگ زیادہ کھردرے ہو چکے ہیں۔ بہر حال لیکن دوسری بد قسمتی یہ ہے کہ بعض مسلمان گروپوں نے اس فضا کو اور زیادہ بگاڑا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ کسی بات کا یا کم از کم کسی مسلمان گروپ کا، جماعت کا یقین کرنے کو تیار نہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے جس نے اسلام کا دفاع کرنا ہے۔ اللہ کے بندوں کو اللہ کے حضور جھکنے والا بنانا ہے۔ محبتیں بکھیرنی ہیں اور اسلام کی صحیح اور خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانی ہے۔ انشاء اللہ

پس ایک تو مسجد بننے کے دوران بھی وہاں کے رہنے والے لوگ اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی قسم کی بدمزگی نہ ہو۔ اگر مخالفین کی طرف سے سخت رویہ اختیار کیا جائے تو آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ کل قادیان کے جلسہ کے دوران مَیں نے جو تقریر کی تھی اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کا حوالہ دے کر یہی بتایا تھا کہ ہمارے لئے حکم یہی ہے کہ صبر کرو اللہ تعالیٰ وقت پر سب کچھ ظاہر فرمائے گا، آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ انگلستان میں جب ہارٹلے پول کی مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور وہاں تعمیر شروع ہوئی تو وہاں بھی بعض اسلام مخالف گروپوں نے، نوجوانوں نے، تعمیر کے دوران پتھر وغیرہ پھینکے تھے۔ پتھر مارتے تھے، شیشے توڑتے تھے تو یہ حرکتیں وہاں بھی ہوتی تھیں۔ لیکن جماعت کے نمونے اور مثبت ردّ عمل کی وجہ سے اردگرد کے ہمسایوں نے کچھ عرصہ کے بعد ہمارا دفاع کرنا شروع کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہر کوئی اس بات کی تعریف کرتا ہے کہ آپ لوگوں نے ہمارے غلط تاثر کو جو اسلام کے بارے میں تھا اس کو بالکل دھو دیا ہے۔ پس یہ تاثر جو یہاں بھی پیدا کیا گیا ہے یہ تو وقت کے ساتھ ساتھ انشاء اللہ زائل ہو جائے گا۔ لیکن آپ لوگ کوشش کر کے اسلام کی تعلیم بھی ان لوگوں کو بتائیں۔ یہ آپ کا فرض ہے اور بتانی ہوگی۔ ان کو بتائیں کہ ہم یہ مسجد اس گھر کے نمونے اور اس مقصد کے لئے بنا رہے ہیں جو خدا کا پہلا گھر تھا اور جس کی بنیادیں رکھتے ہوئے ان باپ بیٹا نے جو دعائیں کی تھیں، وہ تھیں۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (البقرۃ:129) کہ اے ہمارے رب ہم اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے۔ ہماری ذریت میں سے بھی اپنی فرمانبردار اُمّت پیدا کر اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ تو ایسے بندے بنا دے جو تیرے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ تیرے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور تیری مخلوق کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں محبت پیار اور امن کا پیغام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔ اور صرف ہم نہیں بلکہ ہماری اولادیں بھی ان نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔ ہمارا مقصد تو اس گھر کی بنیاد سے، اس گھر کی تعمیر سے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرنے والے بنیں۔ ہمیں عبادت کے وہ طریق سکھا جس سے ہم تیرا پیار حاصل کر سکیں اور ہمیشہ ہم تیری راہ میں تیری خاطر قربانی کرنے والے اور تیری عبادت کرنے والے رہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کی یہ بھی دعا ہمیں بتائی کہ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرۃ:128) کہ اے ہمارے رب ہماری دعائیں قبول فرما، ہماری قربانیاں قبول فرما، تیری عبادت کی طرف توجہ رکھنے اور تیرے حکموں پر عمل کرنے کی ہماری جو کوشش ہے اپنے فضل سے اس کو قبول فرماتے ہوئے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اس سے پہلے جو آیت ہے اس میں ذکر یہ ہے کہ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (البقرۃ 127) پس آپ لوگ یہ اعلان کریں کہ ہماری مسجدیں اس گھر کی تتبع میں ہیں، جہاں بھی بنتی ہیں، جہاں بھی بنیں گی، جس علاقے میں جہاں بھی بن رہی ہیں یہ اس شہر میں جہاں پر تعمیر ہو رہی ہیں امن کا پیغام پہنچانے اور امن قائم کرنے اور پیار محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے والوں کی دعاؤں کے لئے بنیں گی۔ اس لئے تم لوگ بے فکر رہو۔ ہماری مسجد سے تم دیکھو گے کہ اللہ کے حضور جھکنے والوں کے چشمے پھوٹیں گے۔ ہماری مسجدوں کے میناروں سے اللہ کی آخری اور کامل شریعت کی تعلیم کے نور کی کرنیں ہر سُو پھیلیں گی۔ پس ہم سے کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو دنیا کے خوفوں کو دور کرنے والے ہیں۔ ہم تو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اپنی قربانیاں دینے والے لوگ ہیں۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جو اپنے حقوق چھوڑ کر دوسروں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ پس یہ پیغام یہاں کے ہر باشندے کو پہنچائیں اور اس کیلئے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں۔ تو انہیں میں سے آپ دیکھیں گے کہ جو نیک فطرت لوگ ہیں آپ کے دفاع کیلئے نکلیں گے۔ جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ تجربہ ہو چکا ہے اس ملک میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی یہاں جرمنی میں بھی بعض علاقوں میں۔ ہماری مسجدیں بنی ہیں تو پہلے وہی لوگ جو اعتراض کرتے تھے۔ جن کو ہماری مساجد کا ان کے علاقوں میں تعمیر ہونے پر اعتراض تھا اب وہ خود بڑھ کر ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ پس اگر آپ لوگ نیک نیت ہو کر قربانیاں دیتے ہوئے مسجدیں بنانے کی کوشش کریں گے تو برلن میں ایک نہیں کئی مسجدیں بنانے والے انشاء اللہ بن جائیں گے۔ پس شرط یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جائیں اور عاجزی سے دعائیں کرتے چلے جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر قربانیوں اور کوششوں کو قبول فرمائے۔ یہ نہیں کہ وعدہ پورا کرنے کیلئے جماعت سے ہی قرض مانگنے لگ جائیں جیسا کہ مَیں نے مثال دی ہے۔ دنیا میں بے شمار غریب جماعتیں ہیں جن کی مدد کرنی ہوتی ہے۔ اگر آپ جو صاحب توفیق ہیں ان کو ہی رقم دے کر رقم بلاک کر دی جائے تو دنیا میں جو بے شمار مساجد بن رہی ہیں، جن کی مدد کرنی پڑتی ہے مشن ہاؤسز بن رہے ہیں، دوسرے تبلیغ کے منصوبے ہیں تو وہ پھر اس رقم کے بلاک ہونے کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکتے۔ پس اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں اور قربانیاں کر کے جیسا کہ میں نے کہا عاجزی سے اللہ کے حضور التجا کریں۔ کہ اے اللہ ہماری قربانیاں قبول فرما اور اس سے زیادہ کی بھی توفیق دے۔ مالی قربانی نام ہی اس بات کا ہے کہ اپنے پر تنگی وارد کر کے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ اللہ کے فضل سے جرمنی میں ایسے لوگ ہیں جو اس معیار پر پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی بھی بہت جگہوں پر بہت گنجائش ہے۔ آپ کی جان، مال، وقت کی قربانی ہی ہے جس نے جرمنوں کے دل جیتنے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اس ملک میں اسلام کے بارے میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بارے میں خبر پہنچنے کی وجہ سے توجہ پیدا ہو گئی تھی۔ اگر دنیا کے حالات اور کچھ ہماری سستیوں کی وجہ نہ ہوتی تو یہاں بہت کام ہو سکتا تھا۔ لیکن اب آپ نے اس کا مداوا کرنا ہے اور ہونا چاہئے۔

یہاں مَیں ایک خط کا ذکر کرتا ہوں جو ایک جرمن عورت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا تھا۔ یہ بدر قادیان 1907ء میں کسی رپورٹ میں درج ہے۔ ایک عورت تھیں مسز کیرولین۔ انہوں نے لکھا کہ مَیں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے۔ بلکہ ایڈریس جو دیا وہ بھی اس طرح ہے۔ لفافے پر لکھا ہوا تھا، بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند، تو تب بھی قادیان پہنچ گیا۔ مَیں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ مَیں آپ کو خط لکھتی ہوں کہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور مَیں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے۔ میں ہند کے قحط بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کے واسطے جس قدر جوش آپ کے اندر ہے اس کے واسطے مَیں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ اپنے اقوال چند سطور کے مجھے تحریر فرما دیں۔ مَیں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستانی قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں۔ تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرمائیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں پیارے مرزا کہ مَیں آپ کی مخلصانہ دوست ہوں۔ کیرولین (دستخط)۔

تو یہ اس زمانے کی بات ہے جب رابطے اتنے آسان نہیں تھے جو آج کل ہیں۔ یہاں کوئی احمدی نہیں تھا، پتہ نہیں انہوں نے کہاں سے ایڈریس لیا۔ آج تو آپ یہاں ہزاروں میں ہیں۔ تبلیغ بھی کرتے ہیں اور مسجدیں بھی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گو کہ مادیت کی طرف دنیا آج پہلے سے زیادہ ہے، مذہب سے ہٹی ہوئی ہے۔ لیکن ایک بے چینی بھی ساتھ ہی ہے۔ اس لئے دنیا کی بے چینی دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان لوگوں کو اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر جماعت کا اور اسلام کا تعارف کروانا چاہتے ہو تو جس علاقے میں کوشش کرنا چاہتے ہوں وہاں مسجد بنا دو۔ اس کا مَیں پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں کہ مسجدیں ہی ہیں جو تمہارا تعارف کروائیں گی۔ پس مسجدوں کا جال آپ کی تبلیغ میں آسانیاں پیدا کرے گا۔ اس لئے اس طرف خاص طور پر کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ ہم یہ کام جلد سے جلد سر انجام دینے والے بن جائیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مشرقی جرمنی میں اس پہلی ایک مسجد پر خوش نہ ہو جائیں بلکہ اور مسجدیں بنانے کی بھی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سامان پیدا فرمائے۔

پھر برلن میں جماعت کی تاریخ اور مسجد بنانے کے حوالے سے خلافت ثانیہ کے دور میں ایک تاریخ کا صفحہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں، لکھا ہے کہ جرمنی میں سب سے پہلے پروفیسر فرنیزی ایل ایل ڈی اور ڈاکٹر ادسکا جیسے قابل مصنفوں کو احمدیت کی طرف توجہ ہوئی اور ان کے دیکھا دیکھی برلن کے کالجوں کے پروفیسروں اور طلباء میں بھی تحقیق سلسلہ کی جستجو پیدا ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارادہ یہاں شاندار اسلامی مرکز قائم کرنے کا تھا اور اسی لئے مسجد برلن کی تحریک بھی آپ نے فرمائی۔ مگر جرمنی کے حالات بدل گئے اور کاغذی روپیہ کی عملی صورت بھی منسوخ ہو گئی۔ سونے کا سکہ بھی جاری ہو گیا۔ مسجد برلن کیلئے پہلے تیس ہزار کا اندازہ کیا گیا تھا پھر 15 لاکھ روپے کا اندازہ ہوا۔ تو ان حالات کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے

تعمیر مسجد کا کام ملتوی کر دیا اور فیصلہ فرمایا کہ یورپ میں دو مرکز رکھ کر طاقت تقسیم کرنے کی بجائے دار التبلیغ لندن ہی مضبوط کیا جائے اور اس سے وسط یورپ میں تبلیغ اسلام ہو۔ یہ فیصلہ مارچ 1924ء میں ہوا اور مئی 1924ء میں یہاں جرمنی میں جو مشن ہاؤس تھا وہ بند کر دیا گیا۔

آج جماعت پر اللہ کا فضل ہے کہ یہاں جرمنی کی جماعت احمدیہ اَور مسجدوں کے علاوہ اس کے ساتھ ساتھ برلن کی مسجد کی تعمیر کی بھی تیاری میں ہے۔ اور جہاں 13 لاکھ روپیہ مشکل سے آتا تھا آج بہت ساری مساجد پر روپیہ خرچ کر رہے ہیں اور اس کے باوجود میرا اندازہ ہے کہ اگر روپوں میں اسے دیکھا جائے تو سات آٹھ کروڑ روپے کا خرچ ہو جائے گا۔ پس ان فضلوں کو ہمیں شکرگزاری کی طرف اور زیادہ مائل کرنے والا ہونا چاہئے۔ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو یہاں کے لوگوں تک پہنچائیں۔ اور آپ کا جو پیغام ہے، آپ نے جو مسجدیں بنانی ہیں اور آپ کے روپے جو ہیں ان کی وجہ سے یہ مسجدیں جو ہیں اس ملک میں امن کا سمبل (Symbol) بن جائیں۔ امن و آشتی کا ایک نشان بن جائیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہماری مسجدوں کے میناروں سے اللہ تعالیٰ کے نور کی کرنیں پھیلنی چاہئیں جس کا ادراک ہمیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے کروایا ہے تو جب تک ہم اس نور کو پھیلانے والے نہیں بن سکیں گے تب تک ہم مسجدوں کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے مسجدوں کی تعمیر کے مقصد کو جاننے والا بننا ہوگا کہ مقصد کیا ہے اور ہم نے کیا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (التوبة:18) اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔ یہ وہ سبق ہے، یہ وہ حکم ہے، جو ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بغیر اللہ تعالیٰ پر کامل اور مکمل ایمان کے یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہم اللہ کا گھر بنا رہے ہیں جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اللہ پر ایمان کی شرائط جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں وہ کیا ہیں؟ صرف اتنا کہہ دینا کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے لئے بعض شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے پر ایمان لانے والے کی ایک شرط یہ ہے کہ ایمان لانے میں سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتا ہو۔ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة:166) ہر غیر اللہ کاروبار روپیہ جائیداد سونا چاندی زیور رشتہ دار اولاد کی ایک مومن کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہونی چاہئے، نہ کسی مخفی شرک میں مبتلا ہو، نہ کسی ظاہری شرک میں مبتلا ہو۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسجدوں میں ہر قسم کے لالچ اور مفاد سے بالا ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے آتے ہیں۔

پھر ایک نشانی اللہ پر ایمان والوں کی یہ بتائی کہ جب اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ فرمایا اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ (الانفال:3) کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ان کے سامنے بیان کئے جائیں تو فوراً توجہ کرتے ہیں ڈرتے ہیں کہ نافرمانی سے کہیں پکڑے نہ جائیں، کسی گرفت کے نیچے نہ آ جائیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض لوگ چاہے چند ایک ہی ہوں یہاں یا دنیا میں کہیں بھی بڑے انہماک سے خطبے بھی سنتے ہیں، جماعت کے اجلاسوں میں بھی شامل ہوتے ہیں لیکن عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا کام ہے اللہ رسول کی باتیں بتانا۔ انہوں نے بتا دیں، تم نے بھی سن لیں، مَیں نے بھی سن لیں لیکن کروں گا وہی جو میرا دل کرے گا۔ یعنی فیصلہ درست ہے لیکن پرنالہ وہیں رہتا ہے۔ تو ایسے لوگ خود ہی جائزے لیں کہ وہ ایمان کی کس حالت میں ہیں۔

ایمان لانے والوں کی پھر ایک نشانی یہ ہے کہ ہر دن ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ ہر روز ایک نئی پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اپنے یہ جائزے اب آپ نے خود لینے ہیں کہ کیا ہر دن جو چڑھتا ہے وہ آپ کے ایمان میں اور آپ کے اندر اللہ کے خوف میں زیادتی کا باعث بنتا ہے یا وہیں رُکے ہوئے ہیں جہاں کل تھے۔

ایک نشانی یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں، اس کا پہلے بھی ذکر کیا ہے، تو یہ نہیں کہتے کہ ہم نے سن لیا جو دل چاہے گا کریں گے۔ بلکہ کہتے ہیں سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔ پس اگر یہ جواب نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی کامل نہیں اور پھر مسجدیں آباد کرنے والوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کی ایک نشانی یہ ہے، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لانے والے وہ لوگ ہیں جو سجدہ کرتے ہیں اور کامل فرمانبرداری سے سجدہ کرتے اور اللہ کی تسبیح و تحمید کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ایمان لا کر کہتے ہوں کہ ہاں ہم ایمان لائے اللہ پر ایمان کا دعویٰ ہو اور پھر اللہ رسول کے مخالفین کے ساتھ محبت کا سلوک بھی ہو۔ ایک طرف تو یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا اور دوسری طرف امام کے مخالفین کے ساتھ دوستیاں بھی ہوں تو یہ دونوں چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ایمان کی نشانی، تو یہ ہے کہ تم اللہ اور رسول اور نظام سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے بنو۔ دلوں میں کبھی اس بارے میں بال نہیں آنا چاہئے کہ یہ کیوں ہوا وہ کیوں ہوا تبھی تم کامل الایمان کہلا سکتے ہو۔ غرض اور بہت ساری باتیں جن پر اللہ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والوں کو کاربند ہونا چاہئے، ان پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

اسی آیت میں جو میں نے پڑھی ہے ایک بات یہ بتائی گئی کہ یوم آخرت پر ایمان ہو۔ اب اگر یوم آخرت پر حقیقی ایمان ہو تو ایسی باتیں انسان کر ہی نہیں سکتا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان میں کمزوری پیدا کرنے والی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ کر دیتا ہے، آخرت کے متعلق ہے، کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہان سے گیا گزرا ہوا اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمے کی طرف کشاں کشاں لئے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خداترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔ پس جسے آخرت کا خوف ہوگا اس کو سچی معرفت بھی ہوگی۔ وہی نیکیوں میں ترقی بھی کرے گا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے گا۔ اور ایسے لوگوں کی عبادت کو اللہ تعالیٰ نے پھر عبادت قرار دیا ہے اور یہ مسجدیں آباد کرنے والے لوگ ہیں۔

پھر فرمایا کہ مسجدیں آباد کرنے والے نماز کا قیام کرنے والے ہیں۔ مسجد کیلئے تھوڑا سا چندہ دے کر یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے جماعت پر بڑا احسان کر دیا ہے کہ مسجد کی تعمیر میں رقم دے دی ہے بلکہ مسجدیں تعمیر کرنے کے بعد ان کی آبادی کی فکر کرتے ہیں۔ نماز باجماعت کیلئے مسجدوں میں آتے ہیں۔ فجر کی نماز پر بستروں میں پڑے اینٹھتے نہیں رہتے۔ آج کل تو یہاں بڑی لمبی راتیں ہیں گرمیوں کی راتوں میں اکثر کی ایمانی حالتوں کا پتہ چلتا ہے۔ پس نماز باجماعت کی طرف بھی ایک فکر کے ساتھ توجہ ہونی چاہئے۔

پھر مسجدیں آباد کرنے والوں کی نشانی یہ بتائی کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔ ایک دفعہ مسجد کی تعمیر میں چندہ دے کر ایک بڑی رقم بھی اگر دے دی ہے تو اس کے بعد آزاد نہیں ہو گئے بلکہ زکوٰۃ اور دوسرے جماعتی چندوں کی طرف بھی ایک فکر کے ساتھ متوجہ رہتے ہیں۔ اگر یہ توجہ قائم رہے گی اور اللہ کا خوف سب خوفوں پر غالب رہے گا کوئی ایسی حرکت نہیں ہوگی جو خلاف اسلام اور خلاف شرع ہو بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوں گے تو پھر آپ کو مسجدیں وہ نظارے پیش کریں گی جو عابدوں اور زاہدوں کے نمونوں سے نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ پھر اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں اور جس مقصد کو لے کر اٹھتے ہیں اس میں پھر کامیابیاں حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی دعاؤں کے تیروں سے مخالفین کے حملوں کو ناکام کر دیتے ہیں۔ پس اس سوچ کے ساتھ مسجدیں بنائیں اور انہیں آباد کریں تو جہاں آپ اپنی عاقبت سنوار رہے ہوں گے، اپنی آخرت سنوار رہے ہوں گے وہاں دنیا کی قسمت بھی سنوارنے والے بن رہے ہوں گے۔ ورنہ دنیا میں ایسی مساجد ہیں اور خاص طور پر اس زمانے میں جو مسلمانوں نے خود ہی اسلام کی شکل بگاڑ دی ہے کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو آواز دینے والی ہیں۔

اس حالت کا نقشہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا، الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَالِیَةٌ مِّنَ الْهُدٰی، علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ تو کیا ان مسجدوں میں نمازیں نہیں ادا کی جاتیں۔ آج کل تو ہمارے مخالف زیادہ زور سے پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ظاہری نمازیں پڑھتے ہیں سب کچھ کرتے ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ نے شرط بتائی ہے ایمان کی اس کو وہ زمانے کے امام کو نہ مان کر پورا نہیں کر رہے۔ پس یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر فضل فرمایا ہے اس پر اور زیادہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس کے بتائے ہوئے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اس کی عبادت کریں تا کہ یہ فضلوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں‘‘۔

پس آج جب ہم نئی مساجد بنا رہے ہیں اس سوچ کے ساتھ بنائیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس کی تعمیر اور آبادی کرنی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اس توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

دنیاداروں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اندازہ نہیں۔ انہیں یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کے لئے کس قدر غیرت رکھتا ہے۔

مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں اور شرارتوں پر قرآن کریم کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی گرفت اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے تنبیہ۔

(خطبہ جمعہ میں تبلیغ کی اہمیت اور لٹریچر کی بکثرت اشاعت سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، تقریب نکاح میں شمولیت، بیت القیوم کا وزٹ۔

(جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(دوسری قسط)

(رپورٹ مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مبلغ سلسلہ۔ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

تیسرا روز مؤرخہ 20 / دسمبر 2006ء

نماز فجر کے مقررہ وقت سوا سات بجے حضور انور نماز ہال میں تشریف لائے اور باجماعت نماز پڑھائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت السبوح کے احاطہ میں واقعہ اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ آج حضور سے جرمنی جماعت کے احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام تھا، چنانچہ حضور انور نے دوپہر 1:35 تک 54 خاندانوں کے 189 افراد سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں جبکہ 13 احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

ملاقاتوں کے اختتام پر حضور چند منٹوں کیلئے اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے اور 1:50 پر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھائیں۔

تقریب نکاح میں شمولیت

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نماز ہال میں ہی تشریف فرما رہے اور مشنری انچارج جرمنی مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے حضور کی اجازت سے ایک جرمن جوڑے Zunachst Findet اور Martin Harter اور دو پاکستانی جوڑوں عالیہ انجم احمد صاحبہ اور نوید الاسلام چیمہ صاحب اور فریحہ محمود صاحبہ اور محمود اکبر الطاف صاحب کے نکاحوں کا اعلان کیا۔ اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارک باد دی اور انہیں مصافحہ کا شرف بخشا۔ Martin Harter اور لڑکی کے وکیل مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جرمنی سے گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور نے راہنمائی فرمائی کہ "جس لڑکی کا کوئی ولی نہ ہو خلیفۃ المسیح اس کے ولی ہوتے ہیں، جو نکاح کیلئے اپنی نمائندگی میں کسی کو وکیل مقرر کرتے ہیں۔" Zunachst Findet کے مقررہ وکیل مکرم محمد احمد صاحب راشد مربی سلسلہ جرمنی کسی مجبوری کی وجہ سے نکاح کے موقعہ پر حاضر نہ ہو سکتے تھے، جس کیلئے انہوں نے مکرم سعید گیسلر صاحب کو اپنا وکیل مقرر کیا تھا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سعید گیسلر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ولی کے وکیل نہیں بلکہ وکیل کے وکیل ہیں۔

بیت القیوم کا وزٹ

سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چہل قدمی کیلئے باہر تشریف لائے اور بیت القیوم کی طرف قصد فرمایا۔ راستہ میں حضور انور نے مکرم محمد عبد اللہ سپرا صاحب آف ٹھٹھہ چندو ضلع جھنگ حال مقیم جرمنی کے بارہ میں دریافت فرمایا، مکرم عبد اللہ صاحب فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ حضور انور نے مکرم محمد عبد اللہ صاحب سے ان کی والدہ صاحبہ کی وفات پر گاؤں کے بعض شریر لوگوں کے شیطان فطرت ملاؤں سے مل کر احمدیت کے حوالہ سے تدفین کا مسئلہ پیدا کرنے کی تفصیل دریافت فرمائی۔ مکرم عبد اللہ صاحب نے اس معاملہ کی تفصیل بتاتے ہوئے عرض کی کہ اگرچہ یہ ایک تکلیف دہ معاملہ تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو ہمارے لئے آسان بنا دیا اور اس کے نتیجہ میں ہمیں کئی قسم کے انعامات سے نوازا۔ مکرم عبد اللہ صاحب نے بتایا کہ اس مسئلہ میں ربوہ کے ملاؤں نے گاؤں کے انہیں شیطان فطرت لوگوں کو اپنا آلہ کار بنایا، جنہیں ملاؤں نے چند سال قبل حضور انور پر بنائے جانے والے مقدمہ میں گواہ بنایا تھا اور پھر مقامی ڈی ایس پی کی شرارت سے پولیس نے بھی اس معاملہ میں مداخلت کی اور ہمیں آبائی قبرستان میں تدفین سے روک دیا۔ اس صورت حال میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی ہدایت ملی کہ شر سے محفوظ رہنے کیلئے یا تو میت کو تدفین کیلئے ربوہ لے آئیں، یا پھر اپنے گاؤں میں احمدیہ قبرستان کی بنیاد ڈالیں۔ چنانچہ مرکز کی اس راہنمائی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے اپنی زمین میں سے دو کنال جگہ احمدیہ قبرستان کیلئے مختص کر کے احمدیہ قبرستان کی بنیاد رکھ دی ہے۔

دوران سیر حضور انور نے مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ روز جس مکان کی بابت معلومات لینے کیلئے کہا گیا تھا، اس کا کیا بنا ہے، محترم صدر صاحب نے اس بارہ میں حاصل کردہ معلومات پیش کیں۔

بیت القیوم پہنچنے پر حضور انور نے قریبی زمین میں ایک نئے انداز سے ٹریکٹر کے ساتھ ہل چلانے کے طریق کار کو کچھ دیر کیلئے ملاحظہ فرمایا اور اس بارہ میں اپنی ماہرانہ اور قیمتی معلومات سے خدام کو آگاہ فرمایا۔ نیز حضور انور نے بیت القیوم سے ملحقہ، باڑ سے گھری ہوئی زمین کی بابت دریافت فرمایا کہ یہ کس کی زمین ہے اور اس طرح غیر آباد کیوں پڑی ہے؟ بیت القیوم میں مقیم مکرم یحی صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ ملکی قانون کے مطابق ہم اس پر کوئی تعمیر نہیں کر سکتے اور چونکہ سڑکوں کے ساتھ ساتھ کے علاقہ میں درخت اور گھاس وغیرہ لگانے کی اجازت ہے اس لئے ہم یہاں درخت اور اچھی گھاس لگا کر اسے بچوں کے کھیلنے کیلئے پارک وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ حضور انور نے وہاں موجود بھیڑ بکریوں کے وزن اور ان کے ذبح کرنے کی عمر کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا اور پھر زمین اور جانوروں کے بارہ میں قیمتی معلومات سے نوازا۔ اس دوران مکرم امیر صاحب جرمنی بھی وہاں پہنچ گئے۔

مکرم یحی صاحب نے وہاں موجود نئے جرمن جوڑے Zunachst Findet اور Martin Harter سے حضور کا تعارف کروایا تو حضور نے Martin Harter کے بارہ میں فرمایا کہ انہیں تو میں نکاح کے موقعہ پر مل چکا ہوں۔ Zunachst Findet نے بھی حضور کی خدمت میں سلام عرض کی۔ حضور انور نے Martin Harter سے ولیمہ کی بابت دریافت فرمایا اور انہیں اس بارہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ ولیمہ ضروری ہے اس لئے وہ اپنے ان چند دوستوں کو کچھ کھلا کر اس کی تعمیل کر سکتے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے وہاں موجود ایک جرمن احمدی کا حضور سے تعارف کروایا، حضور انور نے اس نوجوان کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا تو اس نے نہایت عقیدت سے حضور کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت پائی اور حضور انور نے کافی دیر تک اپنا ہاتھ اسے تھمائے رکھا۔ حضور انور نے اس نوجوان سے اس کے کام کاج اور اس کے سسرال کے بابت بھی دریافت فرمایا۔

اس وقت تک حضور بیت القیوم سے ملحقہ اس باڑ والی زمین کے باہر سڑک کے کنارہ کھڑے تھے، کچھ دیر بعد حضور انور بیت القیوم کے اندر تشریف لے گئے اور بیت القیوم کے مین ہال سے گزر کر عقب میں تشریف لے گئے جہاں کھانا تیار ہو رہا تھا۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ قافلہ کے مہمانوں کیلئے کھانا تیار ہو رہا ہے۔ پھر حضور نے گوشت کی کٹائی کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ اگر بوٹی چھوٹی رکھی جائے تو پکنے اور کھانے میں بہتر ہوتی ہے۔

بیت القیوم سے واپسی پر حضور انور نے مکرم یحی صاحب کے وہاں موجود بچوں کو پیار کیا۔ نیز بیت القیوم کے اندر تشریف لے جاتے اور باہر آتے ہوئے مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جرمنی کی اہلیہ صاحبہ نے، جو اپنے بچوں کے ہمراہ وہاں موجود تھیں، حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضور نے ان بچوں کو پیار کرتے ہوئے ان کے سروں پر دست شفقت پھیرا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت القیوم سے واپسی فرمائی اور پانچ بجے حضور انور کا بیت السبوح میں ورود ہوا اور پھر آپ اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے شام حضور انور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے 49 خاندانوں کے 232 احباب سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا، آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور اپنے رہائش گاہ تشریف لے گئے اور 8:20 پر نماز مغرب و عشاء کیلئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نماز سے پہلے حضور انور نے سیالکوٹ پاکستان سے تعلق رکھنے والے مکرم عنایت اللہ صاحب، جن کی 17 ردسمبر کو جرمنی میں وفات ہوئی تھی، کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ حضور انور نے مکرم محمد عبداللہ صاحب سپرا آف ٹھٹھہ چندو، حال مقیم جرمنی کی والدہ محترمہ بختاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یار صاحب سپرا کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی، جو 5 ردسمبر کو پاکستان میں انتقال کر گئیں تھیں۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

چوتھا روز مؤرخہ 21 ردسمبر 2006ء

صبح سوا سات بجے حضور پر نور نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور حاضرین نے اپنے آقا کی اقتداء مین باجماعت نماز ادا کی۔ حضور انور نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کے آخری رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی پہلی پانچ آیات کی تلاوت فرمائی۔

نماز ظہر وعصر سے قبل حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر مین ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور نمٹائے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور نماز ظہر وعصر کیلئے مسجد بیت السبوح تشریف لائے اور دونوں نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھائیں۔

سہ پہر 4:12 پر حضور سیر کیلئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے، حضور انور نے حسب معمول سفید لباس، پگڑی اور گرم کوٹ زیب تن کر رکھا تھا اور لکڑی کا ایک نفیس عصا پکڑ رکھا تھا۔ سیر کے آغاز میں ہی حضور کے موسم اور درجہ حرارت کی بابت دریافت فرمانے پر نائب افسر حفاظت مکرم سید محمد احمد صاحب نے عرض کی کہ اس وقت درجہ حرارت 3 سینٹی گریڈ ہے۔ علاوہ ازیں گرین ہاؤس کے قریب سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید محمد احمد صاحب کو ہدایت فرمائی کہ پتہ کریں کہ گرین ہاؤس والوں نے سبزی لگائی ہوئی ہے کہ نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً پینتیس منٹ نیدرش باغ کے مختلف حصوں میں سیر فرمانے کے بعد 4:47 پر بیت السبوح واپس تشریف لائے۔ سیر کے دوران مکرم امیر صاحب جرمنی حضور انور کے ساتھ ساتھ رہے اور حضور ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

فیملی ملاقاتیں

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے جرمنی کے دور و نزدیک شہروں سے آئے ہوئے 48 خاندانوں کے 203 افراد کو شرف ملاقات سے نوازا۔

ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد آٹھ بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ 8:10 پر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد آپ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پانچواں روز

مؤرخہ 22 ردسمبر 2006ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح سوا سات بجے نماز فجر کیلئے تشریف لائے۔ نماز کی پہلی رکعت میں حضور نے سورۃ بنی اسرائیل کے نویں رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ الکہف کے پہلے رکوع کی تلاوت فرمائی۔

پہلے وقت میں حضور انور نے اپنے رہائشی دفتر میں مختلف دفتری امور نمٹائے۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2:05 پر مسجد بیت السبوح تشریف لائے۔ حضور انور کے فرمان پر مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی نے اذان کہی۔ 2:10 پر حضور انور نے نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس میں حضور نے مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف ہونے والی شرارتوں اور سازشوں کا ذکر فرمایا، نیز ان ممالک میں آزادیٔ ضمیر کے نام پر خدا تعالیٰ کی ہستی اور مذہب سے انکار پر مبنی فتنوں کا ذکر کیا اور اس ضمن میں حضور انور نے انگلستان میں شائع ہونے والی اور کرسمس سے قبل سب سے زیادہ فروخت ہونے والی ایک کتاب کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح پوپ کے اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بیان، نیز اس قسم کی گھٹیا اور دلآزار باتوں کی اخبارات میں اشاعت اور مختلف نام نہاد لیڈروں کی بیان بازی کا ذکر فرما کر اس طریق کی مذمت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آزادیٔ ضمیر نے عیسائیت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے برلن کے ایک اوپیرا میں چلائے جانے والے ڈرامہ کا مختصر پس منظر اور اس کے گھناؤنے مقاصد کا ذکر فرمایا اور اسے اسلام کے خلاف ایک گہری سازش قرار دیا۔ حضور انور نے اس بات پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ بعض نام نہاد مسلمان تنظیموں نے اس ڈرامہ کو جائز قرار دیا لیکن جب جماعت نے اس قسم کے ڈراموں کی برملا مذمت کی تو بعض عیسائیوں اور پادریوں نے جماعت کے اعتراض کو درست قرار دیا۔

حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ ان ممالک کی اس قسم کی بیہودہ باتوں پر اعتراض کرو تو یہ لوگ اسے آزادیٔ ضمیر قرار دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے لئے یہ لوگ بڑے حساس ہیں، لباس کا معاملہ آئے تو کہتے ہیں کہ ہم جیسے چاہے کپڑے پہنیں، چاہیں تو ننگے پھریں لیکن دوسری طرف مسلمان عورتوں کے سکارف پہننے پر بھی انہیں اعتراض ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہ اقوام مسلمان نوجوانوں کو اسلام سے بددل کرنا چاہتی ہیں۔ حالانکہ خود ان کے پاس جو مذہب ہے اس میں کوئی زندگی نہیں کیونکہ انہوں نے ایک انسان کو خدا بنا لیا ہے۔ حضور انور نے اس امر پر دلی دکھ کا اظہار فرمایا کہ مسلمان بھی شرک خفی میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ سے دوری کی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

حضور نے دنیا اور خصوصاً مسلمانوں کو قرآن کریم میں بیان ماضی کی اقوام میں پیدا ہونے والی بعض برائیوں اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر نازل ہونے والے عذابوں کا ذکر کر کے ایسی حرکتوں پر تنبیہ فرمائی۔ اس ضمن میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے حوالہ سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہرگز ظالم نہیں بلکہ اس قماش کے لوگ جب اس کے بنائے ہوئے قانون کو توڑ کر حد سے بڑھتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے سزا پاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں بھی اسی طرح ہوتا ہے اور خود ان مغربی ممالک میں اگر کوئی شخص قانون توڑتا ہے تو اس کی سزا پاتا ہے۔ حضور انور نے اوپیرا میں چلنے والے ڈرامہ اور اس میں انبیاء علیہم السلام کی توہین پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے جلالی انداز میں فرمایا کہ ان دنیاداروں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اندازہ نہیں، انہیں یہ پتہ نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کیلئے کس قدر غیرت رکھتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ یہ ایسی ہستی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے اس ذات کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ کائنات ہی نہ بناتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہوا، پانی، آگ وغیرہ کو تم لوگوں نے خود خدا بنایا ہے جبکہ اسلام کا خدا وہ زندہ خدا ہے کہ جب لوگ سمندر میں طوفانوں کی وجہ سے غرق ہونے لگتے ہیں اور اسے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم اس مصیبت سے بچ گئے تو تجھ پر ایمان لے آئیں گے اور جب وہ ان کی پکار سنتا اور انہیں ان طوفانوں سے نجات دے دیتا ہے تو وہ لوگ نجات حاصل کرنے کے بعد پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مذاہب اور انبیاء کی آمد کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کیلئے ہمدردی، رحمت اور اس کا احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ مذہب اور خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کا یہ حال ہے کہ جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی کو کاٹ رہے ہیں۔ حضور نے قرآنی آیت لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کے حوالہ سے فرمایا کہ انبیاء تو لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی میں اپنی راتوں کی نیندیں قربان کر دیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں وہ لوگوں سے کوئی اجرت نہیں مانگتے بلکہ کہتے ہیں ہمارا اجر خدا کے ہاں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ پیغام ہر شخص تک پہنچا دے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کی بعثت انسانوں کی بھلائی کیلئے کرتا ہے اور اس آخری زمانہ میں بھی اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جرمن نو احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے، آپ اپنے ہم قوموں تک یہ پیغام پہنچا کر ان سے ہمدردی کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں تک پیغام پہنچانے کیلئے لٹریچر اور تبلیغ کا ذریعہ بھی اختیار کرنا چاہئے، لیکن چند ہزار کی تعداد میں لٹریچر شائع کر کے خیال کر لینا کہ کروڑوں کیلئے کافی ہوگا، جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پوپ کے اعتراض کا تفصیلی جواب اب تک شائع ہو جانا چاہئے تھا، امید ہے کہ جلد شائع ہو جائے گا، شائع ہونے پر اسے پوپ تک اور ہر فرد تک پہنچائیں۔ انہیں بتائیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے بڑھ کر عاجزی کے علمبردار تھے، اور یہ ایسی بات ہے جس کا غیروں نے اظہار کیا ہے۔ پس ہمارا کام ہے کہ ہر انسان تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی افراد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کیلئے ایک احمدی کا اپنا بھی نیک نمونہ ہونا چاہیئے، وہ نیک اور متقی ہو، نظام جماعت کی اطاعت کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کامیابی کا حصول ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل ضروری ہے۔ حضور انور نے ان امور کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچا دیں۔ خدا تعالیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سچے جذبات ان میں پیدا کر دیں تا کہ روحانیت میں ترقی ہو، پھر انشاء اللہ اس قوم میں احمدیت پھیلے گی۔ آئندہ انشاء اللہ لاکھوں کروڑوں جرمن ان اعتراض کرنے والے اپنے ہم قوم لوگوں پر شرمندہ ہوں گے۔ حضور انور نے جرمن قوم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جرمن ایک باعمل قوم ہے، اگر احمدیوں نے اپنے فرائض ادا کئے تو جرمن قوم ضرور اسے قبول کرے گی۔ پس ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اس کام میں لگ جائے اور ہر جرمن تک لٹریچر پہنچائے، وقتاً فوقتاً ہر لیڈر، پڑھے لکھے اور ممبر پارلیمنٹ تک یہ پیغام پہنچائیں، اس سلسلہ میں انٹرنیٹ اور ای میل سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان کے جواب موجود ہیں، صرف پہنچانے کی ضرورت ہے۔ جرمن قوم کی تعریف میں حضور نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد بھی بیان فرمایا۔

حضور انور نے ایک مرتبہ پھر احمدی افراد کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کام کیلئے اپنا نیک نمونہ ہونا نہایت ضروری ہے، انسانوں کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، رحمی رشتہ داروں کے حقوق، ماحول کے حقوق ادا کرنا، ضرورت مند کی مدد کرنا ضروری ہے۔ اور اگر ماں باپ نالاں ہوں، بیوی بچے خوف زدہ ہوں، عورتیں اپنے فیشن کیلئے خاوندوں کو تنگ کر رہی ہوں، ذرا سا غصہ آ جائے تو ماحول خراب ہو جائے، یہ نمونہ بہرحال ایک تبلیغ کرنے والے کا نہیں ہوسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں تجھے غلبہ عطا کروں گا۔ یہ غلبہ یورپ میں، افریقہ میں اور امریکہ اور جزائر میں ہوگا۔ آپ کا کام ہے کہ اعلیٰ نمونہ قائم کرتے ہوئے اس پیغام کو پہنچانے والے بن جائیں تا اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرسکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب سے یہ ہنسی، ٹھٹھا، مذاق ہمیں اپنے کاموں کی طرف توجہ پیدا کرانے کیلئے ہوتے ہیں۔ بس حقیقی نجات کا پیغام ہر چھوٹے بڑے تک پہنچا دیں، یہ سب سے بڑی انسانی خدمت ہے۔

آخر پر حضور انور نے اس مضمون سے تعلق رکھنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا۔

خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں حضور انور نے سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمائی۔

جگہ کی قلت کے باعث جرمنی جماعت کی طرف سے بیت السبوح کے صرف قریبی ریجنز کو یہاں جمعہ پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی جبکہ باقی ریجنز سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ہی جمعہ ادا کریں، اس کے باوجود امام وقت کی کشش لوگوں کو کشاں کشاں یہاں کھینچ لائی اور بیت السبوح میں مرد وزن نمازیوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب پہنچ گئی، تمام ہالز اور برآمدے پُر ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں نے سردی کے باوجود کھلے آسمان تلے اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کی بدولت جرمنی کی مرکزی مسجد بیت السبوح سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔

بیت السبوح کا تعارف

اس حوالہ سے بیت السبوح کا مختصر تعارف بھی یقیناً احباب کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ جرمنی جماعت، جو اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے چودہ ریجنز کی جماعتوں اور سولہ لوکل امارتوں پر مشتمل ہے، کا یہ مرکز ہے۔ یہ مرکز فرینکفرٹ کے علاقہ نیدرش باغ کے انڈسٹریل حصہ میں واقع ہے۔ اس عمارت کا احاطہ قریباً آٹھ ہزار مربع میٹر زمین پر مشتمل ہے، جو 2000ء میں خرید کیا گیا تھا۔ اس عمارت کے شرقی اور جنوبی جانب شاہراہیں موجود ہیں۔ جماعتی مرکز قائم ہونے سے پہلے اس جگہ کمپیوٹر کے پرزہ جات بنانے کی فیکٹری تھی۔ اس احاطہ میں دو عمارتیں موجود ہیں ایک بڑی عمارت جس میں چار بڑے بڑے ہال ہیں جن میں سے دو ہالز میں کچھ تبدیلی کر کے انہیں (مردوں اور خواتین) کی مسجد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، باقی دو ہالز کھیل اور دیگر پروگراموں کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسری چھوٹی عمارت جو ایوان خدمت کے نام سے معروف ہے نیشنل خدام الاحمدیہ کے دفاتر، لائبریری اور میٹنگز وغیرہ کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اس میں ایک چھوٹا ہال بھی موجود ہے نیز ایک فیملی کی رہائش گاہ بھی ہے۔ بڑی عمارت میں جرمنی کی مرکزی امارت، فرینکفرٹ کی لوکل امارت، جلسہ سالانہ، مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ایم ٹی اے کے نوے کے قریب دفاتر ہیں۔ یہ عمارت تہہ خانہ کے علاوہ چار منزلوں پر مشتمل ہے، جن تک رسائی کیلئے سیڑھیوں کے علاوہ لفٹ کی سہولت بھی موجود ہے۔ مسجد اور باقی دو ہال گراؤنڈ فلور پر ہیں جبکہ آخری منزل پر ایک طرف مرکزی عمارت کے دفاتر اور دوسری طرف حضور انور کی رہائش گاہ ہے۔ باقی منزلوں پر مختلف دفاتر ہیں۔ تہہ خانہ میں جماعت کی ایک بڑی لائبریری اور مرکزی شعبہ اشاعت کا سٹور ہے۔ علاوہ ازیں اس بڑی عمارت میں تین رہائش گاہیں بھی موجود ہیں۔ بیت السبوح کے اس احاطہ میں اسی کاروں کی پارکنگ کی سہولت موجود ہے۔

سہ پہر 4:35 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر کیلئے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دھند ہے کہ بادل ہیں؟ عرض کی گئی کہ بادلوں کے ساتھ ساتھ سردی بھی ہے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضور انور کی سیر کیلئے بیت السبوح کے شرقی علاقہ میں ایک نئی جگہ تجویز کر رکھی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس طرف کا قصد فرمایا۔ آج کی سیر میں مکرم امیر صاحب جرمنی کے علاوہ مکرم سعید گیسلر صاحب نائب امیر جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور ان احباب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ کچھ دیر بعد حضور انور نے مکرم سعید گیسلر صاحب، جو کہ پیچھے چل رہے تھے کو اپنے قریب بلایا اور فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ اتنی اچھی اردو بول لیتے ہیں، پھر حضور نے فرمایا کہ شائلہ ناگی صاحبہ (جو جرمن ہیں اور اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ یو کے ہیں) جرمنوں میں سے اردو بولنے والوں میں نمایاں ہیں۔

حضور ایک کھیت کے پاس کچھ دیر کیلئے رکے اور دریافت فرمایا کہ یہ کس چیز کی فصل ہے، مکرم سعید گیسلر صاحب نے عرض کی کہ شاید آلو ہیں، حضور انور نے تبسم فرما کر کہا کہ آلو کا پودا اتنا بڑا نہیں ہوتا۔ پھر حضور آگے چل پڑے اور ایک چھوٹے سے دریا (جو پاکستان ہندوستان وغیرہ میں کھیتوں کے درمیان پانی کے نالے کے برابر تھا) کے قریب تشریف لائے اور پانی میں ہاتھ ڈال کر فرمایا کافی ٹھنڈا ہے۔ حضور کی خدمت میں عرض کی گئی کہ موسم سرما میں اس میں ٹراؤٹ مچھلی بھی نظر آتی ہے جو پانی کے بہاؤ کے مخالف سمت تیر رہی ہوتی ہے۔ حضور انور پھر اس دریا کے لکڑی کے پل پر تشریف لائے اور کچھ دیر وہاں کھڑے ہونے کے بعد واپسی کا قصد فرمایا۔ واپسی میں حضور انور نے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش سے فرمایا کہ آپ کو دل کی تکلیف تو نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ نہیں حضور میں چل سکتا ہوں۔ واپسی کے سفر میں راستہ میں ایک چھوٹی سی جھیل آئی تو حضور انور نے اس کے بارہ میں دریافت فرمایا تو مکرم امیر صاحب نے عرض کی کہ یہ جھیل ہے جس میں مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک گھنٹے کی سیر کے بعد 5:35 پر حضور انور کی بیت السبوح میں واپسی ہوئی اور حضور انور بذریعہ لفٹ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

چھ بجے شام حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا، جو رات 8:20 تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور نے 49 خاندانوں کے 204 افراد جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ دفتر سے نکل کر اپنی رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے، حضور انور نے شعبہ ملاقات کے ایک کارکن مکرم غلام مصطفیٰ بلوچ صاحب (اسسٹنٹ سیکرٹری امور عامہ) سے ان کا نام دریافت فرمایا، ان کے عرض کرنے پر کہ ان کا تعلق ڈیرہ غازیخان سے ہے حضور نے فرمایا کہ آپ نبی احمد بلوچ صاحب کے رشتہ دار ہیں؟ انہوں نے عرض کی، جی حضور۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ان کے بارہ میں مزید عرض کی کہ یہ زیادہ تر سندھ کے علاقہ محمد آباد میں رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے غلام مصطفیٰ صاحب کے بعض اور عزیزوں کا بھی نام لیا اور پھر حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

8:35 پر حضور انور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے اور باجماعت نمازیں پڑھائیں۔ حضور انور نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت فرمائی جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ اور دوسری میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

اُمراء کرام، صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان کے لئے

ضروری اعلان

بھارت کے تمام اُمراء کرام/صدر صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان کو تعلیم القرآن وقف عارضی کے تعلق سے مجلس مشاورت ربوہ 1996ء تا 2002ء کے بعض فیصلوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جس کی منظوری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مل چکی ہے ان امور کے متعلق آپ کو وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اب پھر ان کے بعض نکات ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں تا کہ تمام احباب جماعت کو سنا کر انہیں اس پر عمل کرنے کی تحریک کرسکیں۔ جزاکم اللہ۔

1. ہر جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کے ساتھ ساتھ تعلیم القرآن کمیٹی بھی بننی چاہئے۔ اس کمیٹی میں تمام ذیلی تنظیموں کی نمائندگی ضروری ہے۔ یہ کمیٹیاں اپنا سہ ماہی ٹارگیٹ مقرر کر کے اس کے مطابق کام کو آگے بڑھائیں۔
2. ہر جماعت میں کم از کم دو ماہ میں ایک خطبہ جمعہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے موضوع پر دہرایا جائے۔
3. سیکرٹریان تعلیم القرآن و وقف عارضی ہر ماہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوایا کریں۔
4. وقف عارضی کے تعلق سے احباب جماعت سے سال کے شروع میں باقاعدہ وعدے لئے جائیں کہ وہ کس ماہ میں جائیں گے پھر مرکز کو ان کی اطلاع دی جائے اور انہیں وقف عارضی میں بھجوانے کیلئے انتظام کیا جائے اور (بمطابق سفارش شوریٰ 96ء) ہر جماعت کا وقف عارضی کا ٹارگٹ 12 فیصد ہونا چاہئے۔ (فارم وقف عارضی تمام جماعتوں میں بھجوائے جا چکے ہیں)
5. کوشش ہونی چاہئے کہ جماعت میں سے کوئی ایسا شخص نہ رہے جو تعلیم القرآن کے نظام میں شامل نہ ہوسکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

مسلمان کی اصل تعریف کیا ہے؟

ہفت روزہ نشیمن بنگلور، اتوار 7 جنوری 2007ء کے ایک مضمون کے جواب میں

(محمد عظمت اللہ قریشی، سیکرٹری دعوت الی اللہ بنگلور، کرناٹک)

محترمہ ایڈیٹر صاحبہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ نشیمن بنگلور، اتوار 7 جنوری 2007ء کے کالم تھپڑاخیس میں آپ نے رقم فرمایا ہے کہ میرے نام آنے والے خطوط میں اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ مسلمان کسے کہتے ہیں مسلمان کی اصل تعریف کیا ہے اور نام کے مسلمان کون ہیں وہ کیسے ہوتے ہیں۔؟ بعض حضرات اس سوال کو وضاحت کے ساتھ یوں دہراتے ہیں کہ جمعہ کے خطبوں اخباروں رسالوں کتابوں وعظوں اور بیانوں میں کہا جاتا ہے کہ سچے مسلمان بنو تو سچا مسلمان کیسا ہوتا ہے؟ اور باقی کیسے مسلمان ہیں کیا سچے مسلمان نہیں ہیں؟ بہت سے لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ مسلمان بننا بہت مشکل ہے یہ آسان کام نہیں تو کیا سچ مچ مسلمان بن کر رہنا بہت مشکل ہے اس قسم کے سوالات آج کل کے پڑھے لکھے نوجوانوں کی طرف سے آتے ہیں......

ہمارے بچے اب اسی طرح بڑے ہو رہے ہیں اور سوال کر رہے ہیں کہ مذہبی لوگ یعنی مولوی حضرات جو کہہ رہے ہیں کہ مسلمان بنو سچے اور اچھے مسلمان بنو تو ہم کیسے مسلمان ہیں۔؟ مسلمان بننے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔؟ سچا مسلمان کیسا ہوتا ہے۔؟...... اللہ پاک نے قرآن میں تاکید کی ہے کہ ”مسلمانو! تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اگر اس رسی کو چھوڑ دو گے تو کمزور ہو جاؤ گے کیونکہ تمہارے اندر تفریق پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی“ مطلب اس تاکید کا یہی ہے کہ اللہ کی رسی کو پکڑے رہنا الگ بات ہے مضبوطی سے پکڑے رہنا الگ بات ہے، ہم سب کو اپنے سے پوچھنا چاہئے کہ ہم اللہ کی رسی کو کس طرح پکڑے ہوئے ہیں“

(نشیمن ۷ جنوری ۲۰۰۷ء)

محترمہ ایڈیٹر صاحبہ! ہم اس کے جواب میں مختصراً عرض کرتے ہیں کہ آپ اخبار والے سچی بات بتانے سے گھبراتے اور کتراتے کیوں ہیں؟

سابق چیف جسٹس آف پاکستان جناب محمد منیر صاحب اپنی کتاب ”اسلام اور تہذیب حاضرہ“ کے صفحہ 55-56 پر اسلام کے عقائد و فرائض کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

”اسلام کیا ہے اور مسلمان کون ہے۔ یہ سوال آج ہی پیدا نہیں ہوا۔ نکاح، طلاق، وراثت وغیرہ کے تنازعوں میں کئی دفعہ یہ سوال کہ مسلمان کون ہے عدالت ہائے عالیہ کے سامنے قبل از تقسیم برصغیر پیدا ہو چکا تھا۔ جن ججوں نے اس سوال کا جواب دیا اُن میں علاوہ پریوی کونسل کے ارکان کے شریعت کے ماہر مسٹر جسٹس محمود جج ہائی کورٹ الہٰ آباد، سر عبد الرشید چیف جسٹس پاکستان اور کئی انگریز جج شامل ہیں۔ فیصلہ متفقہ طور پر یہ دیا گیا ہے کہ مسلم وہ شخص ہے جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے کا اقرار کرے۔ پریوی کونسل تو یہاں تک گئی ہے کہ عدالت نے یہ نہیں دیکھنا کہ واقعی ایک شخص اس کلمہ پر اعتقاد رکھتا ہے یا نہیں کیونکہ عدالت کے لئے کسی شخص کی اندرونی نیت کا معلوم کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے مسلمان کہلانے کیلئے کلمہ طیبہ پر اعتقاد رکھنے کا اقرار کافی ہے“ (اسلام اور تہذیب حاضرہ صفحہ 55-56)

کلمہ طیبہ کی فضیلت:: کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب ہے کہ: (1) یہ گواہی دی جائے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے۔ (2) یہ شہادت دی جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ طیبہ: مستقل اور ابدی طور پر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیا گیا ہے۔ آپؐ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرامؑ آئے ان سب کا فرض منصبی زمین پر اللہ تعالیٰ کی توحید یعنی لا الہ الا اللہ کو قائم کرنا تھا۔ پھر لولاک لما خلقت الافلاک کے مصداق سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی ہدایت کیلئے مبعوث کئے گئے اور آپ کو خاتم النبیین کے لقب سے ملقب کیا گیا اور آپ کو مستقل اور ابدی کلمہ دیا گیا اس لئے آنحضرت ﷺ کو مان لیا جائے تو تمام انبیاء کرام کی صداقت کی شہادت اسی کلمہ طیبہ کے پڑھ لینے سے ہو جاتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ:

۱۔ توحید الٰہی ۲۔ تمام کتابوں ۔ ۳۔ تمام فرشتوں ۔ ۴۔ تمام نبیوں اور بعثت بعد الموت پر ایمان پیدا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص ان تمام امور پر ایمان لاتا ہے تو سمجھا جائے گا کہ وہ صحیح طور پر کلمہ پڑھتا ہے۔ پس توحید الٰہی کے منوانے کے ساتھ محمد کی رسالت کے منوانے کے مفہوم میں تمام انبیاء پر ایمان لانا شامل ہے اور اس کے بعد کسی اور نبی پر ایمان لانے کیلئے الگ طور پر کسی اور کلمہ کا پڑھنا ضروری نہیں کیونکہ رسالت محمد یہ ہی ہے جس پر ایمان کا اظہار کلمہ طیبہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے اور یہ اقرار خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں پر ایمان لانے کو اپنے اندر شامل رکھتا ہے۔ پس دیگر تمام ادیان کے پیروؤں کو رسالت محمد یہ پر ایمان لانے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ کلمہ طیبہ پڑھ کر کسی دوسرے کلمہ کی ضرورت پڑے اُن کا ایمان جو وہ کسی نہ کسی نبی پر رکھتے ہیں اس کا ابطال لازم نہیں آتا اور نہ اُن کا وہ ایمان جو وہ اپنی کسی نہ کسی کتب سماوی (قرآن کریم کے نزول سے پہلے کے صحائف سماویہ) پر رکھتے ہیں باطل ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ کلمہ طیبہ پر ایمان لانے سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ:۔

۱۔ تمام انبیاء کرام پر ا۔ تمام آسمانی کتابوں پر۔ تمام فرشتوں پر اور بعثت بعد الموت پر ایمان لایا جائے یہی ارکان ایمان توحید الٰہی پر ایمان کے رکن کے ساتھ مل کر پانچ ارکان ایمان بنتے ہیں اور اس کی مؤید قرآن کریم کی آیت وما ارسلنک الا کافۃ للناس ہے اور جیسا کہ ان مذکورہ پانچ ارکان ایمان سے ظاہر ہے کہ ان پانچ ارکان میں سے صرف نبی کی ذات ہی انسان ہے اور قرآن کریم کی رو سے صرف نبی بحیثیت انسان ایک زندہ انسان کے وجود پر ایمان لانا ضروری ہے جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں ہے۔

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ کہ ایمان لایا ہے رسولؐ ان سب باتوں پر جو اس رسول پر نازل ہوئیں اور سارے مومن بھی ایمان لائے ہر ایک ان میں سے ایمان لایا ہے اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے) کہ ہم ان رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانا سب باتوں پر ایمان لانے کو اپنے اندر شامل رکھتا ہے چنانچہ مشکوۃ میں کلمہ شہادت کا مطلب یہ بیان ہوا ہے کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ جو کچھ فرمائیں اُسے درست تسلیم کرے اور پوری طرح اُن کی فرمانبرداری کرے اور ایمان میں ہر اس چیز پر ایمان لانا شرط ہے جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہو۔ مثلاً انبیاء فرشتوں کتابوں اور تقدیر پر ایمان۔ اس حدیث کو امام احمد ترمذی۔ نسائی۔ طبرانی نے بھی روایت کی ہے۔

(مشکوۃ شریف باب الایمان ترجمہ ومحشیٰ ربع اول صفحہ 120 ناشر جمیعت اہل حدیث جامع مسجد اقصیٰ شیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

پس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنے والا ہر شخص اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ملت اسلام سے اُس وقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک کہ اس کلمہ کا انکار نہ کر دے احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ صرف لا الہ الا اللہ کہہ دینا یا اسلام کا اقرار کرنا ہی مسلمان ہونے کیلئے کافی ہے۔ چنانچہ مسلم میں طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اس سے انکار کرے تو اس کا مال اور خون حرام ہے اور اُس کا حساب اللہ پر ہے۔

پھر دوسری حدیث میں ہے کہ:

بخاری مسلم میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ سو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اُس نے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور اس کا حساب خدا کے ذمہ ہے یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کا جان اور مال لینا حرام ہے اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اُس سے خدا حساب لے گا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں“۔

(بحوالہ مشارق الانوار مؤلفہ امام رضی الدین حسن صفائیؒ اردو ترجمہ وفوائد از حضرت مولانا خرم علی صفحہ 9 08)

اسی طرح ایمان کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ایمان کی تین جڑیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے تو اُس کے ساتھ کسی قسم کی لڑائی نہ کر اُس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ بنا اور اسلام سے خارج مت قرار دے۔ (حجۃ البالغہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

مولانا محمد عثمان فارقلیط صاحب مرحوم رقمطراز ہیں:۔

آپ اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں:

”خلافت کے دور میں جب یہ سوال اٹھا کہ مسلمان کس کو کہنا اور سمجھنا چاہئے یا ایک مسلمان کی تعریف (ڈیفی نیشن) کیا ہے؟ تو بڑی بحثوں کے بعد طے پایا کہ مسلمان وہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور سمجھتا ہے۔ اس بات پر اکثر علماء نے اتفاق کیا (حضرت مولانا عبد الماجد مدظلہ ایڈیٹر صدق جدید لکھنؤ سے اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے) اگر یہ نہ مانا جائے کہ مسلمان وہ جو اپنے آپکو مسلمان قرار دے تو پھر کوئی بھی فرقہ اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں رہ سکتے کیونکہ ہر فرقہ دوسرے تمام فرقوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیتا ہے، مجدد بریلوی نے کسی مسلمان کو کافر اور اکفر بنائے بغیر نہیں چھوڑا۔ سلامتی اسی میں ہے کہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہے اسے مسلمان سمجھا جائے اور (اس) کی تکفیر سے احتراز کیا جائے ورنہ کفر کا فتویٰ لگانے والے خود دوسروں کے نزدیک کافر قرار پائیں گے (کفر ساز مشین دیکھنی ہو تو مجدد بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کا مطالعہ فرمایئے)

ہمارے اسلاف نے یہ اصول مقرر کیا ہے کہ کسی کی بات کی ایسی توجیہہ کرنا جو قائل کو منظور نہ ہو باطل ہے توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ باطل"۔

شبستان اردو ڈائجسٹ نومبر 1974

اللہ کی رسی: مولانا ابوالکلام آزاد کے الفاظ میں

آپ فرماتے ہیں:

" تمام لوگ کسی ایک صاحب علم وعمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان وصداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن وسنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چوں وچرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ۔ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں قطرے ہیں مگر دریا نہیں کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاسکتی ہیں مگر زنجیر نہیں جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر لے سکتی ہے"۔

(مسئلہ خلافت صفحہ 314 مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی)

ایڈیٹر اخبار الجمعیۃ دہلی رقم فرما ہے:

" کیا یہ خوش قسمتی صرف مال گاڑی کے ڈبوں کیلئے مقدر ہے میں نے سوچا مال کے ڈبوں کیلئے انجن ہے کیا ہمارے انسانی قافلے کیلئے کوئی انجن نہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارا بھی ایک انجن ہو اور سارے افراد ملت اس سے جڑ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں دواں ہوں"۔

(ہفت روزہ الجمعیۃ جمعہ ایڈیشن مجریہ 9 مئی 1969)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی مرحوم' خلافت کے بغیر اندھیرا' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

" اتنے تفرق وتشتت کے باوجود کبھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر اور شام کا رخ کس طرف ہے؟ مصر کدھر اور حجاز کدھر؟ یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی؟ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ میں کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی؟ ایک اسرائیل کے مقابل سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔

ترک اور دوسرے مسلم فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی قومیتوں کا جو افسوں شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے وہ دماغوں سے نہیں نکلتے ہیں"

(اخبار صدق جدید لکھنؤ ۸ مارچ 1974)

دنیا میں انقلاب کتاب نے نہیں شخصیت نے برپا کیا

علامہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر نگار لکھنؤ فرماتے ہیں۔

" اس کا سبب یہ ہے کہ میں اس عرصہ میں صرف اس بات پر غور کرتا رہا کہ مسلم جماعتیں کیوں اس قدر اقتصادی زبوں حالی اور اخلاقی پستی میں مبتلا ہے وہی قرآن جو صحابہؓ کے زمانے میں تھا اب بھی جوں کا توں موجود ہے۔ وہی تعلیمات اسلامی جس کی بدولت عرب کے بادیہ نشینوں نے اکاسرہ وقیاصرہ کی عظیم الشان حکومتوں کا تختہ اُلٹا کر رکھ دیا تھا اب بھی علی حالہا قائم ہے لیکن آج مسلمان وہ نہیں رہے جو پہلے تھے یقیناً یہ رجعت قہقری ہم کو پیروان اسلام ہی میں نہیں بلکہ دوسرے ادیان و مذاہب کی تاریخ میں بھی نظر آتی ہے اور جب ہم ان کے عروج وزوال کے اسباب پر غور کرتے ہیں تو صرف ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:

دنیا میں انقلابات کتابوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ شخصوں نے برپا کئے ہیں۔

" یعنی جب تک کوئی ابھارنے والی شخصیت موجود رہی تو قوم بھی ترقی کرتی رہی اور جب وہ شخصیت فنا ہوگئی تو قومی ترقی بھی رک گئی اور رفتہ رفتہ پھر لوٹ کر اسی نقطہ پر پہنچ گئی جہاں سے وہ آگے بڑھی تھی"۔

" اس لئے اگر مسلمان اس وقت تباہ و برباد ہیں تو اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان میں اب کوئی شخصیت ایسی موجود نہیں جو عملاً ان کو تعلیمات قرآن کی طرف لے جائے حالانکہ ہمارے علماء و اکابرین دین ہی میں سے کسی ایسی شخصیت کو ابھرنا چاہئے تھا لیکن نہیں ابھری"

ماہنامہ نگار نومبر 1959

پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے بعد نظام خلافت ہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے۔ اس تاریک زمانہ میں جس میں سے ہم گزر رہے ہیں نظام خلافت کی بہت شدید ضرورت تھی کیونکہ یہ زمانہ ایسا تاریک اور پرفتن زمانہ تھا کہ جس کی خبر تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو دے چکے تھے۔ مگر سب سے زیادہ اس فتنہ کا انذار امت محمدیہ پر ہونا تھا اس لئے مخبر صادق رسول اللہ ﷺ نے اس عظیم الشان فتنہ کے رونما ہونے سے پہلے اس فتنہ کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہوا ہے آپ نے فرمایا یہ فتنہ بحر و بر بلکہ آسمان پر بھی ہوگا۔ یہ فتنہ آخری زمانہ میں رونما ہوگا یہ فتنہ دجال اور یاجوج و ماجوج کا صلیبی طاقتوں کی شکل میں رونما ہوگا۔ مسلمان اپنی کثرت کے باوجود اس دجالی فتنہ کا مقابلہ نہ کرسکیں گے وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی امت کیلئے کی ہوئی پرسوز دعاؤں کو سن کر عین وقت پر تیرھویں صدی کے آخری اور چودھویں صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو امام مہدی و مسیح موعود بنا کر کھڑا کر دیا جو اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہو چکا تھا امت مسلمہ کے انحطاط کو دیکھ کر اس کی راتیں بھی درد وکرب میں گزرتی تھیں اس کا دن بھی خدا تعالیٰ کے حضور آہ وزاری اور رونے دھونے میں گزرتا تھا یہ وہ شخص تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے بتایا کہ وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہے جن کی خبر آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اُمت کو دی گئی تھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام اُمت محمدیہ میں الف آخر کے ہزار سال کیلئے خاتم الخلفاء بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آپ کے ظہور سے پھر ایک بار امت میں خلافت کا بابرکت نظام جاری ہوا جس کا ذکر سورہ نور میں ہے" وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم

(سورہ النور۔ ۷)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ بجا لانے والے مومنوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام پر حملہ آور مذاہب کا اپنے قلم سے ایسا مقابلہ کیا کہ ان کا فتنہ پاش پاش ہو گیا اور عیسائی پادریوں کا فتنہ جو دراصل دجالی فتنہ تھا اس طرح مقابلہ کیا کہ عیسائی پادریوں نے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر اپنے ملکوں کی طرف بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ آپ نے ان گنت مباحثے مناظرے حملہ آور مذاہب کے عالموں سے کئے اور شکست فاش دی آپ کی دعا سے کئی موت کے گھاٹ اتر گئے اور کئی مباہلہ کی زد میں آکر آپ کی حیات مقدسہ میں ہی مرے۔ آپ اسلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوئے اور مسلمانوں کو بچایا اس طرح سے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان عیسائی اور آریہ ساجی ہونے سے بچ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمعصر بعض علماء اسلام اور سجادہ نشینوں اور منصف مزاج صحافیوں نے بڑی فراخ دلی سے برملا اعتراف آپ کے کامیاب حملے کا کیا ہے مگر بدبختی دیکھیں غیر قومیں اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی پر تلی ہوئی تھیں بلکہ آج بھی ہیں مسلمان ملکوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں ان کے اموال پر بھی حملے ہو رہے ہیں جانوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں ذہنوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں روحوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی سربلندی کیلئے آنے والے کو یہ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے اور جب تک امام الزمان کی بیعت نہیں کرتے جب تک اس کے ہاتھ پر جمع نہیں ہو جاتے اور جب تک خلافت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ نہیں لیتے۔ ظالم قوموں کے تسلط سے آزادی پانا محال ہے۔ اور پھر جب تک مسلمان امام الزماں مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتے رہیں گے۔ کوئی سچا ایماندار لیڈر یا راہنما میسر نہیں آئے گا مذہبی راہنما ہوں یا سیاسی راہنما مسلمان ان دونوں سے نقصان اٹھائیں گے۔ یہ کبھی ایک نہیں ہوں گے ان کا سفر توحید کی طرف ہرگز نہیں ہوگا یہ دن بدن بھٹکتے چلے جائیں گے۔ بھٹکتے چلے جائیں گے اور ہماری ہوا اکھڑ جائے گی نہ ہمارے بچے اسلام پر رہیں گے نہ عورتیں اسلام پر رہیں گی۔ کیونکہ یہ زمانہ ہی ایسا پرفتن ہے۔ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ اب بھی مسلمانوں کو امام مہدی کی ضرورت نہیں اب بھی آسمانی آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کیا جواب دیں گے کہ جو شخص وقت کے امام کو نہیں مانتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ پس ایک سچے مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وقت کے امام کو مانے اسے قبول کرے۔

مسلمان لیڈران کا حال

جب قوم کی اکثریت موجودہ زمانہ میں خلافت احمدیہ اسلامیہ کی منکر و مکذب بن گئی ہے تو لازماً اُسے کوئی سچا دیانتدار ایماندار لیڈر مل نہیں سکتا۔ چنانچہ دیکھ لیں مسلمان لیڈران کا کیا حال ہے۔

ہفت روزہ خرمن بنگلور اپنے اداریہ میں رقم طراز ہے۔

" ایسے میں یہ دھماکہ خیز انکشاف ہوا ہے کہ ریاستی حج کمیٹیوں کے سینئر عہدیدار رشوت لیکر حج کیلئے منتخب عازمین کے ناموں کا اعلان کرتے ہیں عازمین کے ناموں کا انتخاب جو قرعہ اندازی کے ساتھ کیا جاتا ہے اس میں دھاندلی کی جارہی ہے۔ تین ریاستی حج کمیٹیوں کے بارے میں خبر ملی ہے کہ حکومت کے سبسڈی کوٹے سے کوئی بھی بہ آسانی نشست حاصل کرسکتا ہے جس کے لئے اُسے ایک مقررہ رقم بطور رشوت ادا کرنی ہوتی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ہماچل پردیش حج کمیٹی کے چیئرمین تک نے بھی رشوت لیکر اپنے ماتحتوں کو قرعہ اندازی میں گڑبڑ کر کے خیانت کرنے کی چھوٹ دے رکھی تھی اتنا ہی نہیں حضرت نظام الدین اولیاؒ کے سجادہ نشین تک بھی اس خیانت میں ملوث بتائے گئے ہیں۔

ہریانہ حج کمیٹی بھی اس گھپلے میں ملوث پائی گئی۔ مرکزی حج کمیٹی میں ملک بھر کی تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کے بارسوخ مسلم قائدین شامل ہیں جن میں مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور عبدالرحمن انتولے مجلس اتحاد المسلمین کے لیڈر سلطان صلاح الدین اویسی بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن شاہنواز حسین اور کل ہند مرکزی کمیٹی کے رکن مولانا محمد معظم احمد وغیرہ شامل ہیں...... حج کا یہ مقدس فریضہ اب ملک میں وہ تقدس کھو بیٹھا ہے ...... حج کے امور میں پیش آنے والی دھاندلیوں کے ان واقعات سے ہندوستان میں مسلمانوں کا سر شرم سے جھک گیا ہے"۔

(خرمن بنگلور ۱۰ جنوری ۲۰۰۷)

پھر گزشتہ برس ٹی وی کے تمام چینل پر مسلمان علماؤں اور مفتیان کو رشوت لیکر فتوے دیتے ہوئے دکھایا گیا جسے ملک کا بچہ بچہ دیکھ چکا ہے۔

ان کے متعلق برسوں پہلے اہلحدیث عالم نواب

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

اذکروا موتاکم بالخیر

جماعت احمدیہ بھدرواہ کشمیر کے ابتدائی احمدی

محترم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی رحلت فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت رنج وغم اور دُکھ کے عالم میں یہ تحریر کیا جارہاہے کہ ہمارے پیارے والد محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی کچھ عرصہ کی علالت کے بعد مورخہ 3 جنوری 2007ء کو دوپہر قریب ڈیڑھ بجے نور ہسپتال قادیان میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 95 سال تھی ۔آپ کی جائے پیدائش بھدرواہ ضلع ڈوڈہ جموں و کشمیر ہے جہاں آپ کے پردادا ضلع انت ناگ کشمیر کے گاؤں منڈا سے ہجرت کر کے آباد ہوئے تھے اُسی کی نسبت سے اس خاندان کے ناموں کے ساتھ منڈاشی لگتا ہے۔

بھدرواہ میں فرقہ اہل سنت والجماعت کا زور تھا آپ کا خاندان بھی اسی فرقہ سے وابستہ تھا۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعاوی، مسیح موعود و مہدی معہود کے تعلق سے اس علاقے میں بھی چرچے تھے ۔دوران گفتگو محترم والد صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں رہتے 1940ء یا اس کے آس پاس جب حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھدرواہ آمد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام وہاں پہنچا تو ابتدائی بیعت کی سعادت پاکر جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے پانچ افراد میں آپ بھی شامل تھے دینی رجحان آپ میں پہلے سے تھا۔ احمدیت کی سعادت حاصل ہونے کے ساتھ اُس کی برکت سے جملہ ارکان اسلام کے ساتھ ساتھ تہجد کے بھی آپ پابند ہوگئے۔

ان پانچ اولین بیعت کنندگان میں والد صاحب مرحوم کے علاوہ: مکرم خواجہ میر جمال الدین صاحب ،مکرم عبد الرحمٰن صاحب ملک، مکرم خواجہ غلام رسول صاحب خطیب ،مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب ہیں۔ مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب بفضلہ تعالیٰ حین حیات ہیں یہ بیعت کنندگان میں اوّل نمبر پر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے جبکہ باقی چار افراد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوچکے ہیں۔ انہی دنوں بھدرواہ کے مضافات ۔ لوانگ مقام پر درج ذیل افراد نے بھی بیعت کی سعادت حاصل کی تھی جن میں مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب خان اور مکرم حیدر خان صاحب برادرم مکرم عبد الرحمٰن صاحب شامل ہیں جو بعد میں بھدرواہ کی جماعت میں آگئے اور یہ دونوں بھی وفات پاچکے ہیں۔ اللھم اغفر لھم ووسع مدخلھم وارفع درجاتھم فی اعلیٰ علیین۔

احمدیت کے ان پانچ بزرگوں کا احمدیت حقیقی اسلام سے متعلق جوش وخروش اور کارگزاری دیکھ کر غیروں سے رہا نہیں گیا چنانچہ ان کی طرف سے مخالفت کا سلسلہ شروع ہوا۔ گزشتہ ماموریں کے مخالفین کی سنت کو اختیار کرتے ہوئے انہوں نے بھی شدید اور ہر طرح کا بائیکاٹ کردیا اور انہیں اذیتیں پہنچانی شروع کردیں۔ جن کی داستانیں لمبی ہیں احمدیت کے ان بزرگوں نے ان کا مقابلہ صرف اور صرف صبر اور صلوٰۃ سے کیا جس کے نتیجہ میں مخالفین اُنکا کچھ نہ بگاڑ سکے بلکہ یہ چیز انہیں ہر روز احمدیت حقیقی اسلام کے عقیدہ میں مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے ساتھ انہیں بڑھاتی چلی گئی چنانچہ آج اللہ کے فضل سے بھدرواہ کی جماعت ڈیڑھ صد سے زائد نفوس پر مشتمل ہے اور جماعت کی اپنی مسجد ہے ۔ جماعت کا مرکز احمدیت قادیان کے ساتھ مضبوط تعلق ہے۔

محترم والد صاحب مرحوم کا پیشہ تجارت رہا۔ تجارت کے سلسلہ میں جہاں جہاں بھی رہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احمدیت کی برکت سے نیک نامی کے ساتھ رہے۔ آپ گو پانچویں جماعت تک ہی پڑھ پائے تھے لیکن مطالعہ کا شوق رکھتے تھے جس کے نتیجہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سلسلہ کے لٹریچر اخبار ورسائل کا نہایت شوق اور گہرائی سے مطالبہ کرتے روحانی خزائن کا سیٹ چھپتے ہی آپ نے اسے حاصل کرلیا۔ احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچانے میں بھی آپ کبھی پیچھے نہیں رہے۔

قرآن مجید سے بھی والہانہ محبت رکھتے تھے بعد نماز فجر بلا ناغہ باآواز بلند تلاوت کرتے مرکز احمدیت قادیان سے بھی والہانہ محبت رکھتے تھے جلسہ سالانہ پر باقاعدگی سے حاصر ہوتے اسی محبت کے نتیجہ میں ایک بیٹی۔ قادیان کے پرانے درویشوں میں سے مکرم گیانی عبداللطیف صاحب کے نکاح میں اور ایک بیٹی واقف زندگی مبلغ سلسلہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کے نکاح میں دے دی۔ اور خاکسار کو وقف کر کے مبلغ سلسلہ بنادیا۔ آپ کا ایک پوتا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب ناصر بھی وقف زندگی اور مبلغ ہیں اور پھر قادیان میں ایک ٹکڑا زمین کا خرید کر اُسے اپنی اولاد میں تقسیم کر کے ساری اولاد کو قادیان سے وابستہ کردیا آپ نہایت سادہ مزاج کم گو، غریب پرور معاملہ فہم انسان تھے۔

1985ء میں اپنا کاروبار بند کر کے ہماری والدہ کو لیکر قادیان آگئے ۔آپ ہمیشہ سنت نبوی کے مطابق غذا سادہ اور بھوک رکھ کر کھاتے۔ رات کا کھانا بعد نماز مغرب کھاتے بعد نماز عشاء دینی کام سے جاگتے بصورت دیگر آرام کرتے اور تہجد کیلئے باقاعدگی سے اُٹھ جاتے بعد نماز فجر کچھ دیر کیلئے ضرور آرام کرتے عمر کے آخری حصہ میں شوگر اور پراسٹیٹ نے آپ کو گھیر لیا۔ شوگر کی وجہ سے ٹانگوں میں کمزوری آگئی۔ کھڑے ہونے یا چلنے کیلئے سہارا لینا پڑتا قریب ایک سال یہ سلسلہ رہا۔ 2005ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے ہمارے ساتھ مقام ملاقات دفتر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان میں حاضر ہوکر ملاقات کا شرف پایا۔ کمزوری کے سبب چونکہ چل نہیں پاتے تھے سیدنا حضور انور نے کمال شفقت سے خود کرسی سے اُٹھ کر آگے تشریف لاکر آپ کو سہارا دیا گلے سے لگایا اور تصویر لینے کا ارشاد فرمایا۔ 2006ء کے آخر میں طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی شوگر کے ساتھ پراسٹیٹ کی تکلیف بھی نا قابل برداشت حد تک پہنچ گئی۔

مورخہ 29 دسمبر کو نمونیہ کا اٹیک ہوا سانس لینے میں دقت محسوس کرنے لگے تو نور ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ علاج شروع ہونے پر طبیعت میں کچھ افاقہ ہوا یہ محسوس کیا جانے لگا کہ جلدی ہی ابا جی کو واپس گھر لے جائیں گے۔

لیکن ۲ جنوری کو دوبارہ نمونیہ کا اٹیک ہونے سے سانس میں تکلیف اور جسم میں انتہائی کمزوری آگئی شوگر کنٹرول نہیں ہو پارہی تھی اندرونی بیماریوں سے دفاعی نظام کمزور ہوچکا تھا بالآخر تقدیر الٰہی غالب آگئی اور عید الاضحیہ کے تیسرے روز مورخہ 3 جنوری 2007 کو دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جلسہ سالانہ قادیان کی برکت سے خاندان کے اکثر افراد قادیان میں ہی حاضر تھے ہر کسی کو کسی نہ کسی رنگ میں آپ کی خدمت کا موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے آمین۔

اللہ تبارک تعالیٰ ابا جان مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرمائے۔ اور سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آپ موصی تھے مورخہ ۳ جنوری کو ہی جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں بعد نماز مغرب و عشاء آپ کی نماز جنازہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے ازراہ شفقت باوجود علالت کے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ ادا کی۔ اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب مرحوم کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

جوں جوں احباب جماعت اور عزیزوں کو آپ کی وفات کا علم ہوا سب کی طرف سے ملک اور بیرون ملک سے بھی تعزیتی فون آنے لگے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب کا انجام بخیر فرمائے آمین۔

(عنایت اللہ منڈاشی)

(نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منظوری افسر جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ کی سال 2007 کیلئے بطور افسر جلسہ سالانہ قادیان منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت احمدیہ جلسہ سالانہ کے تعلق سے محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ قادیان سے درج ذیل فون نمبر کے ذریعہ معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ گھر کا فون نمبر: 01872-221641 موبائل: 9872008728 (ناظر اعلیٰ قادیان)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph.040-27172202, 0924618281, 098491-28919

ضروری اعلان

بابت امتحان دینی نصاب نومبائعین برائے سال 2007

جملہ اُمراء کرام، صدر صاحبان، سرکل انچارج صاحبان مبلغین و معلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نومبائعین کے دینی نصاب کا امتحان مورخہ 15.7.07 کو مقرر کیا گیا ہے جس کا نصاب تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ براہ کرم آپ ابھی سے اس نصاب کے مطابق احباب جماعت کی تیاری کروائیں اور تاریخ مقررہ پر زیادہ سے زیادہ احباب کو اس امتحان میں شامل کریں۔ امتحان کیلئے دو گروپ بنائے گئے ہیں۔ اسی کے مطابق احباب و مستورات و بچگان کو اس امتحان میں شامل کریں۔

نوٹ: ناخواندہ احباب کو بھی بی گروپ کے نصاب کی تیاری کروا کر زبانی امتحان لیں۔ نصاب جو قبل ازیں بھجوایا جا چکا ہے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ **(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)**

نصاب :: گروپ A 15 سال سے اوپر عمر والوں کیلئے

☆......قرآن کریم ناظرہ تین سپارے مکمل (دوسرا۔ تیسرا۔ اور چوتھا) 100 نمبر

☆......فتح اسلام کا خلاصہ اپنے الفاظ میں نوٹ کروائیں 50 نمبر

☆......احمدی مسلمان اور غیر احمدی مسلمان میں فرق 10 نمبر

☆......اذان باترجمہ اور نماز باترجمہ یاد کروائیں 25 نمبر

☆......سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ کوثر کا ترجمہ یاد کروائیں 15 نمبر

☆......کوئی دس حدیثیں مع ترجمہ زبانی یاد کروائیں 20 نمبر

☆......قرآن کریم کی پانچ دُعاؤں کا خلاصہ زبانی یاد کروائیں 15 نمبر

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تین دلائل نوٹ کروائیں 15 نمبر

☆......نماز جنازہ کیسے ادا کی جاتی ہے اور نماز جنازہ کی دُعا مع ترجمہ زبانی یاد کروائیں 25 نمبر

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین میں سے کسی دو کا نام اور اس کے عبرت ناک انجام کے متعلق اپنے الفاظ میں ایک نوٹ لکھوائیں۔ 20 نمبر

☆......حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے متعلق دس موٹی موٹی نشانیاں زبانی یاد کروائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح اور مہدی کیوں کہتے ہیں۔ 20 نمبر

☆......مقدس شہروں کے نام زبانی یاد کروائیں 10 نمبر

☆......قرآن مجید کی کوئی دس سورتیں زبانی یاد کروائیں 20 نمبر

☆......(۱) شانِ اسلام (۲) اسلام اور بانی اسلام سے عشق کے دس دس اشعار زبانی یاد کروائیں۔ اشعار اخیر میں درج کئے گئے ہیں۔ 20 نمبر

نوٹ: امتحان کی تاریخ 15 جولائی مقرر کی گئی ہے۔ لہٰذا ابھی سے اس نصاب کے مطابق امتحان کی تیاری کروائیں۔

نصاب برائے امتحان گروپ B (7 سے 15 سال تک کے بچوں کیلئے)

☆......یسرنا القرآن مکمل پڑھائیں 100 نمبر

☆......نماز سادہ مکمل (زبانی) 25 نمبر

☆......پانچوں کلمے زبانی یاد کروائیں۔ 25 نمبر

☆......حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سن پیدائش، والد کا نام، والدہ کا نام، دادا اور چچا کا نام، دائی کا نام، آپ کہاں پیدا ہوئے، سن دعویٰ نبوت، نیز وفات کس جگہ ہوئی اور مزار مبارک کہاں ہے اور خلفائے راشدین کے نام ترتیب سے یاد کروائیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت طیبہ پر نوٹ لکھوائیں۔ 25 نمبر

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورا نام۔ سن پیدائش۔ کس جگہ پیدا ہوئے، سن دعویٰ مسیح موعود۔ سن وفات۔ کس جگہ وفات پائی مزار مبارک کہاں ہے۔ نیز یہ بتائیں کہ آپ کو مسیح موعود اور امام مہدی کیوں کہتے ہیں اور اس کا کیا مطلب ہے۔ خلفائے احمدیت کے نام اور موجودہ خلیفہ کا نام اور اُن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہام ہوا تھا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر سیرت پر نوٹ لکھوائیں۔ 25 نمبر

☆......بچہ کی پیدائش پر کس کان میں اذان اور کس کان میں اقامت پڑھتے ہیں۔ (سادہ اذان اور اقامت بغیر ترجمہ کے زبانی یاد کروائیں)

☆......کھانا شروع کرنے اور کھانے کے بعد کی دُعا نیز نیند سے بیدار ہونے کی دُعا زبانی یاد کروائیں۔

☆......سوتے وقت کی دُعا اور صبح اُٹھنے کی دُعا یاد کروائیں۔ 50 نمبر

☆......(۱) شانِ اسلام (۲) اسلام اور بانی اسلام سے عشق کے دس دس اشعار زبانی یاد کروائیں۔ 20 نمبر

نوٹ: اس امتحان میں بڑی عمر کے احباب بھی جو پڑھے لکھے نہیں ہیں شامل ہو سکتے ہیں آپ اُن کا زبانی امتحان لیں نیز ابھی سے اپنی جماعتوں میں اسکی تیاری کروائیں۔ **تاریخ امتحان 15.7.2007**

شانِ اسلام (کلام حضرت امام مہدی علیہ السلام)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے اس پہ ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی راہ دکھائے دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یار لامکانی، وہ دلبر نہانی دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ سے عشق (کلام حضرت امام مہدی علیہ السلام)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
گالیاں سن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا نور سے تیرے شیاطین کو جلایا ہم نے
ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

سال 2007 میں تبلیغی و تربیتی جلسے

بھارت کی جماعتوں سے گذارش ہے کہ سال 2007 میں اپنے یہاں درج ذیل تفصیل سے جلسے منعقد کریں اور ان کی مساعی جامع اور مختصر طور پر ارسال کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ	20 فروری
جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	23 مارچ
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	1 راپریل بروز اتوار
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	2 مئی بروز بدھ
جلسہ یوم خلافت	27 مئی بروز اتوار
ہفتہ قرآن مجید	20 جولائی تا 26 جولائی
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	19 راگست بروز اتوار
جلسہ پیشوایان مذاہب	9 ستمبر بروز اتوار
جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	28 اکتوبر بروز اتوار

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰةُ هِيَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کرنل ظہیر الدین خان کی جموں ہسپتال میں نمایاں خدمات

(از طرف نظارت امور عامہ قادیان)

166 ملیٹری ہسپتال سنواری (جموں) سالوں سے اپنی بہترین خدمات کیلئے ممتاز رہی ہے۔ اس سینٹر نے سابقہ سروس مین کیلئے جو خدمات سرانجام دیتے ہیں ان خدمات نے اس کو اوروں میں ممتاز بنایا ہے یہ ہسپتال تمام جدید ترین آلات سے لیس ہے۔ اس میں سب سے نئی تکنیک موتیا بند کے آپریشن کیلئے Phasco emulrijication مشین کا استعمال ہے۔ اس مشین کے ذریعہ آپریشن کے معا بعد بینائی کی مکمل واپسی بیحد کامیاب ہے اس وجہ سے یہ ایک خدائی انعام ثابت ہو رہی ہے۔ اس تکنیک کے ذریعہ گذشتہ 15 ماہ میں ماہرین ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ڈاکٹر کرنل زیڈ یو خان صاحب (کرنل ظہیر الدین خان صاحب) کے ہمراہ 500 سے زائد کامیاب آپریشن کر چکی ہے۔ یہاں پر کئے جانے والے آپریشن کی کامیابی کی شرح ملک دیگر تمام ہسپتالوں سے بہت بہتر ہے۔ جفاکشی اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ ماہرین ڈاکٹروں کی ٹیم نے جو کام کیا ہے اس نے اس سینٹر کو باقی سینٹرز پر ممتاز کر دیا ہے اور اس سے ان کے ڈیپارٹمنٹ کی عزت دوبالا ہو گئی ہے۔ یہ سینٹر دوسرے ہم پیشہ اور ہم رتبہ لوگوں کے لئے ایک مثال ہے۔

اس ڈیپارٹمنٹ نے حال ہی میں ایک اور کامیابی اپنے نام کی ہے جموں کے گورنر عزت مآب جناب لیفٹینینٹ جنرل ریٹائرڈ ایس کے سنہا صاحب نے اپنے موتیا بند کا آپریشن اسی ہسپتال میں M.H. 166 کروایا۔ جناب گورنر صاحب کا یہ آپریشن Foldable lens imptantation اور Phaco emulsijication کی تکنیک کے ذریعہ مورخہ 25.3.06 کو ڈاکٹر کرنل زیڈ یو خان صاحب نے کیا اس آپریشن میں جناب گورنر صاحب کو بے حد راحت ملی۔ آپریشن کے اگلے ہی روز بینائی بحال ہو گئی اور تکلیف جاتی رہی۔

جناب گورنر صاحب نے آپریشن کے بعد مورخہ 28.3.06 کو جموں یونیورسٹی کے افتتاحی تقریب کے موقع پر Keynotes پڑھ کر تقریر فرمائی۔ مورخہ 30.3.06 کو جناب گورنر صاحب نے 2 گھنٹے تک گولف کھیلا۔

آخری معائنہ کے وقت مورخہ 27 اپریل 2006 کو جناب گورنر صاحب کو بینائی اس حد تک بحال ہو چکی تھی کہ جناب موصوف بغیر عینک کے چھوٹے چھوٹے حروف بآسانی پڑھ سکتے تھے۔

اس بہترین کارگردگی کیلئے جناب گورنر صاحب نے MH166 کی ٹیم کو اور ڈاکٹر کرنل زیڈ یو خان صاحب کو خصوصاً مبارکباد دی اور ان کی خدمات کی خوب تعریف کی۔

116 MH Satisfactorily operates upon his excellency, the governor

Mandate Desk:Jammu: 116 MH marching ahead in the path of excellence earned the distinction of doing a cataract surgery. His Excellency, the Governor Lt. Gen. S.K Sinha (Retd) on 25th March 2006.

Col Z.U khan carried out phaco cmulsification and foldable lens implantation on the governor on 25th march 2006. His Excellency was mun......pleased with the result of the operation because he regained satisfactory vision the very next day. delivered the kennote address at the inaugural ceremony at jammu University on 28the March & played golf for two hours on 30th March At the time of final check up on 27th April, he could read even the smallest letters without glasses. Appreciating the excellent work being done by MH especially Col Khan & his team he implored them to carry on the good work.

Brig MM Chaudhary, the Station Commander and Brig Arvind Gupta.Commandant of 166 Military Hospital Apprised the Governor of the positive changes being made in the hospital & thanked the Governor for showing unflinching faith in the services provided by the Military Hospital.

Eye department of 166 Military Hospital Satwari has always been known for his excellent work & over the years, has been doing yeomen service especially for the ex-servicemen of the area. The centre is equipped with almost all latest gadgats including phaco emul sification maching. This Latest technique of cataract has proven to be a big blessing for early visual rehabiltation and unrestricted movement soon after surgery. The team of specialists consisting of Col Z U Khan has performed about 1500 cataract surgeries with this technique during the past 15 months. The result of the surgery is comparable to the best center in the country. The hard work and compassion with which the team of specialists handles their cases has earned the department an unenviable reputation both among the clientele & professional colleagues. (The Mandate,Jammu,6.5.2006)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

محترمہ حلیمہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ درویش

وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس مکرمہ حلیمہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد ایوب بٹ صاحب درویش سابق مبلغ سلسلہ عالیہ 6.1.07 کو صبح سات بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چند سال قبل بعارضہ قلب بیمار تھیں اور 2006 میں اوپن ہارٹ سرجری بھی ہوئی تھی اور تب سے بظاہر ٹھیک تھیں اور علاج اور پرہیز مسلسل چلتا رہا لیکن 6.1.07 کو صبح بعد نماز فجر تقریباً 6:30 بجے کھانسی کا دورہ ہوا اور گلے میں گھٹن سی محسوس ہونے پر نور ہسپتال قادیان لے گئے قبل اس کے کہ ڈاکٹر صاحب کسی نتیجہ پر پہنچتے تقدیر الٰہی غالب آ گئی۔

مرحومہ کا تعلق علاقہ کشمیر کے بھدرواہ میں گنائی خاندان سے تھا۔ آپ کے خاندان کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کے دادا مرحوم کے بھائی حضرت عبدالعزیز صاحب گنائی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد بھدرواہ علاقہ جموں کشمیر میں احمدیت قائم کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کے والد مرحوم عبدالکریم صاحب گنائی اور اُن کی ساری اولاد کو خلافت اسلامیہ احمدیہ سے پختہ تعلق ہے۔ مرحومہ کی وفات پر مرحومہ کے خاندان سے تقریباً تمام افراد کو حاضر ہونے اور آخری دیدار کرنے کا موقعہ ملا۔

مرحومہ دُعا گو، صابر و شاکر صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باوقار ہمدرد نہایت نیک سادہ طبیعت کی مالک اور نرم دل خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ اپنے مبلغ خاوند کے ساتھ میدان تبلیغ میں گزارا اور شادی کے 51 سال بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ ابتدائی دور درویشی میں ہی آپ کے برادران مرحوم غلام رسول صاحب گنائی اور برادرم عبدالرحیم صاحب گنائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر مرحومہ کا نکاح درویش مبلغ سلسلہ سے کر دیا تا عمر مرحومہ نے بڑی ہی خوش اسلوبی سے دوران تبلیغ تبلیغی میدان میں صبر و شکر سے زندگی گزاری اور رضائے الٰہی کے جذبہ کے تحت جہاں جماعتوں میں عورتوں اور بچوں کی تربیت و تعلیم میں مبلغ خاوند کا ساتھ دیا وہاں اپنے بچوں کی بھی بڑے احسن طریق پر تربیت کی۔ آپ کا ایک بیٹا عزیزم مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ ایم ڈی مع اپنی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر منجو بٹ صاحبہ ایم ڈی خدا کے فضل سے زندگی وقف کر کے خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں ان دنوں غانا افریقہ میں خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے

اللھم اغفرلھا ووسع مدخلھا واکرم نزلھا وارفع درجاتھا فی اعلیٰ علیین۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی۔ آپ کی بیٹی عزیزہ عطیۃ الرحمٰن کی شادی مکرم ابوبکر صدیق آف بحرین ابن مکرم محمد یوسف صدیق صاحب نبیرہ حضرت سیٹھ ابوبکر جمال یوسف صاحبؓ آف جدہ سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے اور آپ کے خاوند اور جملہ بچگان و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اُسی روز شام ساڑھے چھ بجے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

خلیفۃ المسیح سے میری ملاقات

ادارہ بدر صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ اگر وہ کسی بھی خلیفۃ المسیح سے ملاقات اور ناقابل فراموش یادوں کا ذکر کرنا چاہیں تو اس کالم کے تحت کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

صوبائی و ضلع اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش

بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

اخبار بدر کی قلمی اور مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر بدر)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

میں کارٹون کی عدم موجودگی کے مقابلے میں ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کو ترجیح دیتا ہوں

فرانس کے وزیر داخلہ اور صدارتی امیدوار "نکولس سرکوزی" کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کارٹون شائع کر کے مسلمانوں کی مبینہ طور پر توہین کرنے والے ایک فرانسیسی اخبار نے مورخہ 8 فروری کو ایک عدالتی سماعت کے دوران فرانس کے وزیر داخلہ اور صدارتی امیدوار ''نکولس سرکوزی'' کا خط پیش کر کے چونکا دیا جس میں اخبار کی تائید کی گئی ہے۔ اپنے خط میں مسٹر سرکوزی نے لکھا ہے کہ میں کارٹون کی عدم موجودگی کے مقابلے میں ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ خط کارٹون شائع کرنے والے ہفت روزہ جریدے ''چارلی ہیبڈو'' کے وکیل نے عدالت میں پڑھ کر سنایا۔ بی بی سی کے مطابق مسٹر سرکوزی نے خط میں لکھا ہے کہ اگر چہ انہیں اس جریدے میں اکثر نشانہ بنایا جاتا ہے تاہم وہ کارٹون کی عدم موجودگی پر ان کی زیادہ موجودگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ✿

بھارت کو ہندو راشٹر بنانا وہپ کا اہم نشانہ۔ تبدیلیٔ مذہب کی کے لئے ایک بھی چرچ نہ بننے دیا جائے گا

'وشو ہندو پریشد' نے بھارت کو ہندو راشٹر بنانے کے اعلان کے ساتھ کہا ہے کہ وہ پاکستان اور بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ وہ غلام بھارت ہے اور اسے پھر بھارت میں ملا کر اکھنڈ بھارت بنانا ہی وشو ہندو پریشد کا نشانہ ہے۔

مقامی اردھ کنبھ میلہ گراؤنڈ کے گورو گولوالکر شہر میں منعقدہ تیسرے وشو ہندو پریشد کے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے وشو ہندو پریشد کے بین الاقوامی صدر اشوک سنگھل نے کہا کہ بھارت ہندو راشٹر ہے اور بھارت کی یہی سناتن پہچان ہے۔ یہ فقرے میرے نہیں بلکہ مہرشی شری اروندو کی پیشنگوئی ہے جسے پورا کرنے کا عزم وشو ہندو پریشد نے لیا ہے۔ مذہب کی تبدیلی کے موضوع پر بولتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عیسائیوں نے بھارت میں دس لاکھ چرچ بنانے کا منصوبہ بنایا ہے لیکن میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ تبدیلیٔ مذہب کی خاطر ہم ایک بھی چرچ بھارت کی زمین میں بننے نہیں دیں گے۔ اشوک سنگھل نے کہا کہ ہندو سماج کو ''ہم دو ہمارے دو'' کے اصول کو ترک کرنا ہوگا کیونکہ یہی ہندو سماج میں آرہی آبادی کی گراوٹ کی وجہ ہے، جبکہ اسلام مذہب، آبادی میں زیادہ اضافہ کر رہا ہے۔ اس میں بنگلہ دیشی مسلمان بھی شامل ہیں۔

ایودھیا میں رام مندر تعمیر کے موضوع پر بولتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندو سماج رام مندر کی تعمیر کے لئے اب زیادہ انتظار کرنے کو تیار نہیں ہے اگر کوئی راستہ نہیں نکالا تو ہندو سماج آخری لڑائی کو تیار ہے کیونکہ اس اردھ کنبھ میں ہوئی 12 ویں دھرم سنسد میں سادھوؤں نے واضح اعلان کر دیا تھا کہ رام مندر وہیں بنے گا اور ملک میں کہیں بھی بابری نام کی مسجد نہیں بننے دی جائے گی۔ ✿

پاکستان میں شراب پر سے پابندی ہٹانے کا مطالبہ، نوجوان منشیات میں ڈوب رہے ہیں::

پاکستان کے چند ممبران پارلیمنٹ نے پاکستان میں منشیات کی بڑھتی کھپت سے تشویش مند ہو کر شراب نوشی پر سے پابندی ہٹانے کی مانگ کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نوجوانوں کو منشیات کی بدعادت سے نجات دلانے کیلئے مقابلۃً کم نقصان دہ شراب کے استعمال کی اجازت دی جانی چاہئے۔ ان ایم پیز کی دلیل ہے کہ ہیروئن اور براؤن شوگر جیسی نشیلی چیزوں کے استعمال کے مقابلہ میں شراب نوشی کم گناہ ہے۔ انہوں نے منشیات کے استعمال کو بڑا گناہ قرار دیتے ہوئے اس کی گرفت میں نوجوانوں کے جانے کو باعث تشویش قرار دیا ہے۔ دوسری طرف اسلام میں عقیدت رکھنے والے ایم پیز نے کہا ہے کہ دوسری منشیات کی طرح شراب نوشی بھی اسلام میں گناہ ہے۔ چند تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ان ایم پیز کو شراب لابی شہہ دے رہی ہے ان کے مطابق شراب بیوپاریوں کے اشارے پر یہ ایم پیز ہاؤس میں شراب کی وکالت کر رہے ہیں۔ اس مدعے پر نیشنل اسمبلی میں بحث ہوئی۔ برسر اقتدار ایم پی علی اکبر وینس نے اس بحث کی شروعات کرتے ہوئے کہا کہ سرکار کو چاہئے کہ وہ ہیروئن، مارفین، حشیش، براؤن شوگر جیسے بے حد خطرناک نشیلی اشیاء سے لوگوں کو بچانے کیلئے شراب کی بکری میں ڈھیل دے۔ انہوں نے کہا کہ ان منشیات کی گرفت میں آئے 20 سے 30 برس تک کی عمر کے نشیڑی نوجوانوں کو پوری طرح سے نجات دلانا تو ممکن نہیں ہے اس لئے شراب پر عائد پابندی کو ہٹا کر ان کو مذکورہ خطرناک منشیات سے بچایا جاسکتا ہے۔ اس موقع پر پارلیمنٹری امور کے وزیر شیر افغان نیازی نے وینس کی حمایت کی، انہوں نے کہا کہ شراب نوشی اور دوسری نشیلی چیزوں کا استعمال دونوں ہی گناہ ہیں لیکن ہمیں بڑے اور چھوٹے گناہ سے سمجھوتہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ شراب پر پابندی کی وجہ سے ہی نوجوانوں کو منشیات کی بدعت کا شکار ہونا پڑا ہے اس موقع پر وزیر نے کہا کہ بھلے ہی ملک میں شراب پر پابندی ہے لیکن لوگ چوری چھپے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس ہاؤس کے چند ممبر بھی شراب کا استعمال کرتے ہوں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ میں ان کے ناموں کا ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔ ✿

پاکستان نے زبردستی غائب کئے جانے والے لوگوں کے متعلق اقوام متحدہ کی کنونشن پر دستخط نہیں کئے::

پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن نے اس بات پر اپنی مایوسی کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان نے زبردستی غائب کئے جانے والے لوگوں کے بارے میں اقوام متحدہ کی کنونشن پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ سرکاری طور سے یہ کنونشن چھ فروری کو دستخطوں کے لئے پیرس میں کھولا گیا تھا۔ زبردستی غائب کئے جانے والے ایسے لوگوں کے تحفظ کے لئے ایک بین الاقوامی کنونشن نے جنوری 2007 میں جنرل اسمبلی میں اس کنونشن کی منظوری دی تھی اس کے لئے ایک ریزولیوشن مشترکہ طور پر ارجنٹائنا اور فرانس نے پیش کیا تھا۔ اخبار ڈان کی ایک خبر کے مطابق پاکستانی انسانی حقوق کمیشن کے سیکرٹری جنرل اقبال حیدر نے کہا کہ یہ بہت مایوسی کی بات ہے کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کے اس کنونشن پر دستخط کرنے کی تکلیف تک گوارہ نہیں کی حالانکہ ہندوستان سمیت اس پر 57 ملکوں نے دستخط کئے ہیں انہوں نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ اس کنونشن پر دستخط کرے اور اس کی توثیق کرے۔ مسٹر حیدر نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ ان لوگوں کو رہا کریں یا انہیں عدالتوں میں پیش کریں جنہیں غیر قانونی طریقوں سے گرفتار کیا گیا تھا یا انہیں اغوا کیا گیا تھا یا انہیں زبردستی مجرم ثابت کر دیا گیا تھا۔ وہ یہ بھی بتائیں کہ ان لوگوں کو کن بنیاد پر گرفتار کیا گیا تھا یا اغوا کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکام کو چاہئے کہ وہ غیر قانونی طور سے لوگوں کو گرفتار نہ کریں نہ لوگوں کو اغوا کریں، نہ انہیں ٹارچر کریں اور نہ انہیں ہراساں کریں یہی نہیں بلکہ انہیں جھوٹے مقدموں میں ماخوذ نہ کریں۔ ✿

ایک امریکی فوجی افسر کا کورٹ مارشل، عراق کے ساتھ جنگ کو غیر قانونی بتانے کی سزا

ایک امریکی فوجی افسر فرسٹ لیفٹیننٹ ''اہرن وٹاڈا'' کا کورٹ مارشل کیا گیا، اس بنا پر کہ اس نے امریکہ کی عراق کے ساتھ جنگ کو غیر قانونی بتایا اور اس پر سخت نکتہ چینی کی، اور عراق میں لڑنے سے انکار کر دیا۔

ایک فوجی جج نے 'اہرن وٹاڈا' کے کورٹ مارشل کو غلط عدالتی کاروائی قرار دیا جس کو مختلف الزامات کے تحت کورٹ مارشل کیا گیا۔ جج لیفٹیننٹ کرنل جان ہیڈ نے اس پوری کاروائی کو غلط قرار دیتے ہوئے اس پر دوبارہ مقدمہ چلانے کی سفارش کی۔ ✿

2006ء میں کسٹمز، پوسٹل، ریلوے ڈیپارٹمنٹ اور وزارت دفاع کے خلاف سب سے زیادہ کیس درج کئے گئے ::

2006 میں کسٹمز اینڈ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے خلاف سی بی آئی نے بھی وزارتوں اور محکموں سے زیادہ کیس درج کئے جبکہ دوسرے نمبر پر پوسٹل ڈیپارٹمنٹ اور اس کے بعد ریلوے کا نمبر رہا۔ ایجنسی کی طرف سے شائع اس سال کے کتابچے میں دی گئی تفصیلات کے مطابق 2006 کے دوران 1156 کیس درج کئے گئے ان میں سے 68 کیس کسٹمز اینڈ ایکسائز محکمہ کے خلاف ہیں جن میں سینٹرل ایکسائز کمشنر جے پور بھی شامل ہے۔ دوسرے نمبر پر پوسٹل ڈیپارٹمنٹ رہا جس کے 57 کارکنوں کے خلاف کیس درج ہوئے جبکہ ریلوے کے خلاف 54 اور دہلی میں میونسپل کارپوریشن کے خلاف 37 کیس درج کئے گئے۔

وزارت دفاع کے خلاف ایجنسی نے 25 کیس درج کئے ہیں ان کیسوں میں سابق وزیر دفاع جارج فرنینڈس اور سابق نیوی چیف ایڈمرل سوشیل کمار کے خلاف کرپشن کے کیس بھی شامل ہیں۔ ✿

(روزنامہ ''ہندسماچار'' 12 فروری 2007)

گجرات فساد کے ہزاروں متاثرین آج بھی کیمپوں میں رہنے پر مجبور::

گجرات فسادات کے پانچ سال گزر جانے کے بعد بھی ہزاروں مسلمان اب بھی عارضی کیمپوں میں زندگی بسر کرنے کیلئے مجبور ہیں۔ فساد زدگان کی باز آباد کاری سے متعلق ایک غیر سرکاری کمیٹی نے پناہ گزینوں کی طرف سے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان لوگوں کو اپنے اپنے گھروں میں محفوظ واپسی کو یقینی بنایا جائے۔

منصوبہ بندی کمیشن کی رکن سیدہ حمید، قومی اقلیتی کمیشن کے رکن دلیپ پڈگاؤنکر، گجرات کے سابق چیف جسٹس آر ایس مہتہ اور حقوق انسانی کمیشن کے خصوصی نمائندے پی جے نمبودری کے پینل کے سامنے کیمپوں میں رہ رہے پناہ گزینوں نے بتایا کہ جن عارضی کیمپوں میں وہ رہ رہے ہیں وہاں پینے کا پانی اور بیت الخلاء جیسی بنیادی سہولتوں کا بھی فقدان ہے۔

گجرات کے مختلف اضلاع میں اب بھی کم از کم 5 ہزار خاندان 69 عارضی کیمپوں میں مقیم ہیں۔ یہ کیمپ بھی غیر سرکاری تنظیموں یا مسلم جماعتوں نے تیار کئے ہیں۔ 27 فروری کو گودھرا واقعہ کے بعد گجرات فسادات میں 2000 سے زیادہ افراد مارے گئے اور ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے تھے۔ ان فسادات نے پوری دنیا میں ملک کا سر شرم سے جھکا دیا تھا۔ ان فسادات کے مقدمات چلانے پر متاثرین کو دھمکیاں ملنے کے سبب بیسٹ بیکری اور بلقیس بانو کیس کو ممبئی کی عدالت میں منتقل کیا گیا تھا اس کے علاوہ سپریم کورٹ کی ہدایت پر کئی ایسے مقدمات کو جنہیں ریاستی حکومت نے سرد خانے میں ڈال دیا تھا دوبارہ شروع کروایا گیا ہے۔ ✿

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر: 2

اس خطبہ جمعہ کے درج ذیل اقتباس پر ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''آخر میں مَیں ہر احمدی سے یہ کہتا ہوں کہ اسلام کے خلاف جو محاذ کھڑے ہو رہے ہیں ان سے ہم کامیابی سے صرف خدا کے حضور جھکتے ہوئے اور اس سے مدد طلب کرتے ہوئے گزر سکتے ہیں۔ پس خدا کو پہلے سے بڑھ کر پکاریں کہ وہ اپنی قدرت کے جلوے دکھائے۔ جھوٹے خداؤں سے اس دنیا کو نجات ملے۔ آج اگر یہ لوگ اپنی امارت اور طاقت کے گھمنڈ میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں تو ہماری دعاؤں کے تیروں سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے گھمنڈ ٹوٹیں گے پس اُس خدا کو پکاریں جو کائنات کا خدا ہے جو رب العالمین ہے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے تا کہ جلد تر اس واحد و لاشریک خدا کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے مسلمان ملکوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ اپنے فروعی اختلافات کو ختم کریں، آپس کی لڑائیوں اور دشمنیوں کو ختم کریں ایک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کریں اور ایسے عمل سے باز آجائیں جن سے غیروں کو ان پر انگلی اٹھانے کی جرأت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔'' (منیر احمد خادم)

بقیہ مسلمان کسے کہتے ہیں: از صفحہ نمبر: 10

صدیق حسن خان صاحب کے فرزند مولوی نور الحسن خان صاحب فرماتے ہیں'' یہ بڑے بڑے فقیہ یہ بڑے بڑے مدرس یہ بڑے بڑے درویش جو دُکا دینداری خدا پرستی کا بجارہے ہیں، بردِّحق تائید باطل تقلید مذہب و تقید مشرب میں مخدوم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو تو دراصل پیٹ کے بندے نفس کے مُرید ابلیس کے شاگرد ہیں۔ چندیں شکل از برائے اکل ان کی دوستی دشمنی ان کے باہم کارو کد فقط اسی حسد و کینہ کیلئے ہے نہ خدا کیلئے نہ امام کیلئے نہ رسول کیلئے علم میں مجتہد مجدد ہیں لیکن حق باطل حلال حرام میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ غیبت سب و شتم خدیعت وزور، کذب و فجور افتراء کو گویا صالحات باقیات سمجھ کر رات دن بذریعہ بیان و زبان خلق میں اشاعت فرماتے ہیں۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ 8)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی نظر میں علماء کی حالت زار::

یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبیؐ نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نمازیں جو ہم میں سے بعض بعض پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں؟ جو مصلے پر کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی تیئیس گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گوونڈی سے لیکر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو پھر میں کیونزم سے کیوں لڑوں...... ہمارا سارا نظام کفر ہے قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے قرآن صرف تعویذ کیلئے اور قسم کھانے کیلئے ہے۔

(احراری اخبار آزاد مورخہ 9 دسمبر 1949)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریباً آج سے سو سال قبل پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کام ہے...... اسلام کیلئے پھر اُسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اس کو چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھودیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے'' (فتح اسلام صفحہ ۱۱)

پس اپنی بقاء کیلئے اپنی نسلوں اور خاندانوں کی بقاء کیلئے اسطرف توجہ کریں۔ احمدیت اور خلافت احمدیہ اسلامیہ اسلام کا مغز ہے۔ مسلمانوں کی ضمانت ہے۔ چند چھلکوں کو اسلام سمجھنا عقلمندی نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کو قبول کرلینے کی ہر ایک کو توفیق دے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Phone No (S) 01872-224074

(M) 98147-58900

E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of:
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر: 1

کبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت کو حاصل کرنے کیلئے میرے راستے میں جہاد کرنا اور میری خاطر ہجرت کرنا ضروری ہے اور ہجرت سے میری رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔ کبھی فرماتا ہے نماز پڑھنے والے، صدقہ کرنے والے یہ نظارے دیکھیں گے پھر مومنوں کو فرماتا ہے کہ جو اعمال صالحہ تم بجالاتے ہو اس کے نیک نتائج تم اس دنیا میں بھی دیکھو گے اور آئندہ کی زندگی میں بھی دیکھو گے۔ غرض بے شمار ایسے اعمال ہیں جن کے کرنے سے اللہ کی صفت رحیمیت سے ایک مومن حصہ پاتا ہے۔ اور ایک مومن کی یہی شان ہے کہ وہ اس کی صفت رحیمیت سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کیونکہ یہی صفت مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہے۔ ایک مومن جب اللہ کے آگے جھکتا ہے تو اس کی رضا کا طلب گار رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دوسری قسم رحمت کی وہ ہے جو انسان کے اعمال حسنہ پر مرتب ہوتی ہے کہ جب وہ تضرع سے دعا کرتا ہے تو قبول کی جاتی ہے۔ رحمت الٰہی اس تخم کی طرح بڑھتی ہے جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بڑا ذخیرہ اناج کا پیدا ہوتا ہے۔ غور کرو تمہارا ہر عمل جو دین و دنیا کا ہے ان ہی قوانین کے لحاظ سے جو الٰہی سنتوں میں ہے رحمت الٰہی کو تمہارے شامل حال کر دیتا ہے۔ اور تمہاری محنتوں کو سرسبز کر دیتا ہے۔ پس دعا کے ساتھ ان اسباب کو کام میں لانا ہو گا جو کسی کام کیلئے ضروری ہیں پھر نماز روزہ زکوٰۃ وصدقات ہیں یہ اسی وقت اللہ کے حضور قبولیت کا درجہ رکھنے والے ہوں گے جب اعمال صالحہ کی بجا آوری کی طرف توجہ ہو گی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں گے۔ پھر اس کی رحمت کے صدقے اس کے انعام کے حقدار ہوں گے۔ اور یہی امتیاز ایک مومن اور غیر مومن کا ہے۔ یاد رکھو فیض رحیمیت اس شخص پر مترتب ہوتا ہے جو ایمان کے ساتھ اطاعت بجالاتا ہے اور اطاعت اس وقت اطاعت ہو گی جب ہر قسم کے اعمال صالحہ بجالانے والا ہو گا۔ پس اللہ نے جو ایمان دیا ہے اس ایمان کی حفاظت کرو اپنی عبادتوں کو زندہ کرو۔ تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ کرو اور یہ اعمال تم تب ہی بجالا سکتے ہو جب اللہ کا خوف تمہارے دل میں ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ۔ (الاعراف: 57)

یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ اور اسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

تو یہ ہے مومن کی شان کہ قومی طور پر بھی اور ذاتی طور پر بھی ایسی کوئی بات نہیں کرتا جس سے معاشرے میں فساد پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ اگر ایسے حالات دیکھو تو دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اور جب ایک مومن اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید رکھتے ہوئے اور فتنہ وفساد سے بچتے ہوئے اس کو پکارے گا۔ تو اللہ ایسے لوگوں پر توجہ کرتے ہوئے انکی دعاؤں کو سنتا ہے اور ایسے ذرائع سے رحمت نازل ہوتی ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

فرمایا: اس فساد کے زمانہ میں جس میں سے آج دنیا گزر رہی ہے۔ اللہ کا ہم احمدیوں پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ بھی اس کا احسان ہے کہ فساد نہ کرنے والوں اور اس کی عبادت کرنے والوں کو ''محسنین'' میں شمار فرمایا۔ پس یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (البقرہ 219)

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس کی رحمت کے حصول کے لئے ایمان کے ساتھ ہجرت اور جہاد کا ذکر فرمایا ہے یہ دونوں ہی باتیں آج جماعت احمدیہ پر صادق آرہی ہیں کہ ہم میں سے کئی ایسے ہیں جن کو خدا کی خاطر ہجرت کرنی پڑ رہی ہے۔ اور پھر ہم بحیثیت جماعت تبلیغ کے جہاد میں اور اپنے نفسوں کو کچلنے کے جہاد میں مصروف ہیں۔ یاد رکھو ہجرت صرف ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانے کا نام نہیں بلکہ نفس کی خواہشوں کو چھوڑنے والا برائیوں کو چھوڑ کر نیکیوں کی طرف ہجرت کرنے والا بھی مہاجر کہلاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا کہ ہم کو ہمیشہ ان مومنوں کی قربانیاں پیش نظر رکھنی چاہئیں جنہوں نے قرون اولیٰ میں قربانیاں کیں اور پھر جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں قربانیاں کیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کی اولادوں کو ہمیشہ اپنے مقام کا خیال رکھنا چاہئے آپ کا یہ مقام تب تک ہی ہے جب تک آپ ان کی قربانیوں کو اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے اندر زندہ رکھیں گے۔ ورنہ صرف اتنا کہہ دینا کہ ہم صحابی کی اولاد ہیں ہرگز کام نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی رحیمیت سے ہمیشہ حصہ دیتا چلا جائے اور ہر احمدی ایسی ثمر آور کوشش کرنے والا ہو جو اللہ کی رحمت کو حاصل کرنے کا باعث بنتی رہے۔

❀❀❀❀❀

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 56 Thursday 22Feb 2007 Issue No. 8

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

پیغامات برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی صحت کے متعلق اطلاع ہے کہ چندروز سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو سانس کی تکلیف کے ساتھ شدید کھانسی کی تکلیف ہوگئی ہے اور ساتھ ہی بخار بھی ہوگیا ہے۔ کمزوری بدستور ہے۔ اسی طرح حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ مدظلھا العالی کو بھی کھانسی کی شکایت ہے اور کمزوری ہے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف بفضلہٖ تعالیٰ مفوضہ امور سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو بزرگان کی کامل و عاجل شفایابی اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

جلسہ سالانہ قادیان 2006 کے موقع پر درج ذیل اعلیٰ حکام کے پیغامات موصول ہوئے ان کا خلاصہ درج ذیل کیاجاتا ہے۔ (ادارہ)

S.N. Sahu
Director

Prime Minister's Office
New Delhi-110011
December 18,2006

MESSAGE

The Prime Minister is happy to know that the 115th Annual Convention of the Ahmadiyya Muslim Community is being organised at Qadian, Punjab from 26th to 28th December, 2006

On this occasion the Prime Minister extends his greetings and good wishes to the organisers and participants for the success of the convention.

(S.N. Sahu)

پیغام مسٹر من موہن سنگھ (وزیر اعظم ہند)

''پرائم منسٹر کو جان کو خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم کانفرنس قادیان پنجاب میں 26 سے 28 دسمبر تک منعقد ہورہی ہے۔ اس موقع پر وہ تمام منتظمین اور شرکا کیلئے جلسہ سالانہ کی کامیابی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں''

ایس این ساہو (ڈائریکٹر)

18.12.06

Shivraj Patil
Home Minister India
December 12, 2006

Message

I congratulate all of you on the occasion of 115th Jalsa Salana (Religious Annual Gathering) of the world Wide Ahmadiyya Movement in Islam, held at its spiritual head quarters Qadian. His Holiness Mirza Ghulam Ahmad founded this movement in 1889. He upholds the dignity of religion and demonstrated its relevance to every one. His message is to bring reconcilation amog different faiths and religiousof the world, as i believe this will go a long way to promote amity and harmony in India. and in the entire world. The efforts of this community towards establishing peace and harmony as well as its humanitarian and social welfare activities spread through out the century is most commendable.

On the occasion of your Annual Convention , please accept my best wishes and convey my welcome to all visitors who have come to India to attend the Jalsa from overseas countries.

(SHIVRAJ V. PATIL)

پیغام شوراج پاٹل (وزیر داخلہ بھارت)

''عالمگیر جماعت احمدیہ کے 115 ویں جلسہ سالانہ کے روحانی اجتماع کے موقع پر میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جو کہ روحانی مرکز قادیان میں منعقد ہورہی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں رکھی۔ آپ نے مذہب کی خوبیوں کو اجاگر کیا اور اس سے ہر ایک کو روشناس کروایا۔ آپ نے مختلف مذاہب وعقائد کے درمیان ازسرنو تبادلہ خیالات کا پیغام دیا۔ جہاں تک میرا یقین ہے یہ جماعت ہندوستان اور تمام دنیا میں اتحاد اور امن کو قائم کرنے اور بڑھانے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔

اس جماعت کے امن اور ہمدردی کو بڑھانے کے نتائج، اسی طرح انسانی فلاح وبہبود کے کارنامے جو اس پوری صدی پر محیط ہیں۔ بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہیں۔

براہ مہربانی آپ کے اس سالانہ جلسے کے موقع پر میری تہہ دل سے مبارک باد قبول کیجئے۔ اور تمام شاملین جلسہ کو جو تمام ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک سے آئے ہوئے ہیں، میرا پیار بھرا اسلام پہنچادیں''۔

شوراج پاٹل

12.12.06

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد شہروز مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072
BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA-700046
BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072
PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

Composing & Designing by: Krishan Ahmad Qadian